﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد18 | جمعۃ المبارک25/نومبر 2011ء | 28/ذی الحجہ 1432 ہجری قمری ❁ 25/نبوت 1390 ہجری شمسی | شمارہ 47

سورۃ الکہف کی فضیلت

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
’’تم میں سے جس کا واسطہ دجال سے پڑے وہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ یہ آیات اس کے فتنہ سے بچنے کے لئے تمہیں پناہ مہیا کریں گی۔
(ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث3764)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ۔ستمبر 2011ء

احمدی لڑکوں کا کام ہے کہ احمدی لڑکیوں سے رشتے کریں تا کہ اپنوں میں ہی رشتے ہوں، جماعت کی جو نسل ہے وہ محفوظ رہے اور دونوں گھروں میں ایک قسم کا ماحول ہو۔
جب کفو کا جہاں استعمال ہو، حکم دیا، کفو میں دین بھی دیکھنا چاہئے، ماحول بھی دیکھنا چاہئے۔ پس یہ بڑی اہم بات ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔
جس نے واقف زندگی سے رشتہ کیا ہو، اُس کو ہمیشہ یہ مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ مَیں بھی واقف زندگی کے ساتھ اپنی زندگی ایک واقف زندگی کی طرح ہی گزاروں گی اور بعض حدود اور پابندیاں ہیں، اُن کی تعمیل کرنی ہوگی۔ پردے کا نمونہ ہے، دوسروں سے بڑھ کر دکھانا ہوگا۔ بعض اور اخلاق دوسروں سے بڑھ کر دکھانے ہوں گے۔

——— (اعلان نکاح اور خطبہ نکاح میں اہم نصائح)

فرینکفرٹ سے اوسلو (ناروے) کے لئے روانگی۔ اوسلو میں ورود مسعود۔ حکومت ناروے کی طرف سے خصوصی حفاظتی انتظامات اور پروٹوکول۔
مسجد بیت النصر ناروے میں احباب جماعت کی طرف سے پُر جوش اور والہانہ استقبال۔ مسجد بیت النصر کمپلیکس کا معائنہ۔
نارویجین پارلیمنٹ کا وزٹ اور پارلیمنٹ کے صدر کی حضور انور سے ملاقات۔ پریذیڈنٹ پارلیمنٹ کو جماعت کا تعارف اور جماعت کی طرف سے دنیا کے مختلف حصّوں میں خدمت انسانیت کے مختلف کاموں کا تذکرہ۔
جماعت احمدیہ ہمیشہ سے ہی دہشتگردی اور انتہاپسندی کے خلاف ہے اور اس کی مذمت کرتی رہی ہے۔ ہماری کمیونٹی کو بھی مختلف ممالک میں ظلم اور دہشت گردی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ چند ماہ قبل ناروے میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعہ پر گہری ہمدردی کا اظہار۔

——— (ناروے کے پارلیمنٹ ہاؤس میں استقبالیہ تقریب میں خطاب)

ناروے کی تاریخ میں اور ہماری نیشنل پارلیمنٹ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ مسلمان خلیفہ نے ہماری پارلیمنٹ کا وزٹ کیا ہے اور ہمیں اس پر بہت فخر ہے۔

——— (ایک ممبر پارلیمنٹ کا اظہار)

(جرمنی اور ناروے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

25/ستمبر 2011ء بروز اتوار:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ’’بیت السبوح‘‘ میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے آئی ہوئی دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اعلان نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز عصر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

نکاحوں کے اعلان سے قبل حضور انور نے فریقین سے دریافت فرمایا کہ پاکستان سے کس کس کا تعلق ہے۔ لڑکے یا لڑکی میں سے کوئی پاکستان سے ہے؟

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہّد اور مسنون آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

’’اب مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ مَیں نے خطبہ شروع ہونے سے پہلے جو سوال کیا تھا کہ دونوں فریقین جن کے رشتے طے پا رہے ہیں یہیں جرمنی میں رہنے والے ہیں یا پاکستان سے کسی کا تعلق ہے، وہ اس لئے تھا کہ عموماً اب شکایتیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں کہ ماں باپ کے کہنے پر لڑکی یا لڑکا پاکستان میں یا کہیں اور رشتوں پر راضی تو ہو جاتے ہیں لیکن جب لڑکا یا لڑکی یہاں پہنچتے ہیں تو پھر ان رشتوں میں چند دنوں بعد ہی دراڑیں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم نے دنیا میں اعلیٰ اخلاق کی ترویج کرنی ہے، اپنے نمونے دکھانے ہیں لیکن دوسری طرف جب وقت پڑے اور اپنے پر بات آئے تو بالکل اُس کے الٹ حرکتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ نکاح میں جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں، اُن میں اللہ تعالیٰ نے ایک بہت اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ بلکہ ہر بات ہی اہم ہے لیکن دو باتوں کی طرف مَیں اس وقت توجہ دلاتا ہوں۔ ایک قول سدید ہے کہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے رشتے قائم کرو۔ اگر لڑکے کو یہ پسند نہیں یا لڑکی کو نہیں پسند کہ پاکستان سے اس کا رشتہ ہو اور پاکستان سے لڑکا آئے یا لڑکی آئے یا دلہا یا دلہن آئے تو ماں باپ کو بتانا چاہئے کہ

مجھے پسند نہیں ہے اور ماں باپ کو بھی، کسی دوسرے کی اور خاص طور پر لڑکیوں کی زندگی برباد کرنے کی بجائے لڑکوں کی بات مان لینی چاہئے اور جہاں وہ رشتہ طے کرنا چاہتے ہوں وہاں رشتے طے کردینے چاہئیں بشرطیکہ وہ احمدی ماحول ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی لڑکوں کے احمدی لڑکیوں سے رشتے پر اس لئے زور دیا جاتا ہے۔ سوال کردیتے ہیں بعض لوگ کہ کیا فرق پڑتا ہے؟ حضور انور نے فرمایا: یہ بھی یاد رکھیں کہ احمدی لڑکی کے لئے سخت پابندی ہے کہ وہ غیر احمدیوں میں نہیں بیاہی جاسکتی۔ تو احمدی لڑکیوں نے بھی بیاہنا ہے تو احمدی لڑکوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ احمدی لڑکیوں سے ہی نکاح اور شادیاں کریں۔ لڑکوں کو بعض دفعہ بعض حالات میں اجازت مل جاتی ہے لیکن لڑکیوں کو کسی حالت میں بھی اجازت نہیں ملتی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ احمدی لڑکی کسی غیر کو دینا گناہ ہے۔ گناہ کا لفظ آپؑ نے استعمال فرمایا ہے۔ اس لئے احمدی لڑکوں کا کام ہے کہ احمدی لڑکیوں سے رشتے کریں تاکہ اپنوں میں ہی رشتے ہوں، جماعت کی جو نسل ہے وہ محفوظ رہے اور دونوں گھروں میں ایک قسم کا ماحول ہو۔ جب کفو کا جہاں استعمال ہو، حکم دیا، کفو میں دین بھی دیکھنا چاہئے، ماحول بھی دیکھنا چاہئے۔ پس یہ بڑی اہم بات ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے کل کی طرف بھی نظر رکھو، صرف آج کی طرف ہی نظر نہ رکھو۔ آج تمہاری جوانی ہے۔ اس کے جوش میں تم بعض اپنی پسند کی شادیاں کرلیتے ہو یا بعض غیروں کے ساتھ میل ملاپ شروع ہوتا ہے اور شادیوں تک نوبت آجاتی ہے۔ لیکن کل جو آنے والی ہے، یہ زندگی یہاں ختم ہونی ہے اس کے بعد اگلے جہان کی زندگی شروع ہونی ہے اور ایک حقیقی مسلمان، ایک پکّا احمدی جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ آخرت کے حساب کتاب ہونے ہیں، اس کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح فرمایا ہے اور نکاح کے خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شامل فرمایا ہے کہ اپنے کل کی طرف نظر رکھو۔ آج کو نہ دیکھو کہ آج تم کیا ہو یا کیا کررہے ہو، یہ زندگی صرف یہی ہے، آئندہ کی کوئی زندگی نہیں۔ بلکہ شادی بیاہ کرتے وقت بھی جو ایک خوشی کا موقع ہے، رشتے طے کرتے وقت بھی جس میں نئے بندھن باندھے جارہے ہوتے ہیں تمہاری نظر کل پر ہونی چاہئے کہ کہیں تمہارے سے ایسی حرکتیں نہ ہوجائیں جو کل کو تمہاری عاقبت خراب کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب نکاح اور شادی کا موقعہ آتا ہے تو صرف خوشی کا موقع نہیں بلکہ ایک بڑا سوچنے کا مقام ہے اور خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جو Warnings ہیں، ان پر دھیان دینے اور سوچنے کا مقام ہے۔ اس لئے ہمیشہ رشتہ طے کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ نے جو رشتے طے کرنے ہیں، لڑکے اور لڑکی نے جو رشتے طے کئے ہیں، اُن کو نبھانا بھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک رشتہ تو ہے ہمارے واقف زندگی کے بیٹے کا جو خود بھی واقف زندگی ہے اور واقف زندگی کی حیثیت سے ان کی اور بہت ساری ذمّہ داریاں ہوجاتی ہیں اور اسی طرح جس نے واقف زندگی سے بیاہ کرنا ہے، اُسے پتہ ہونا چاہئے کہ واقف زندگی کی بعض حدود ہیں، ان کے اندر رہنا ہوگا۔ جب کوئی بھی لڑکی کسی واقف زندگی سے شادی کرتی ہے، یا اس کے گھر والے اس کا رشتہ طے کرتے ہیں تو ان کو ہمیشہ یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ واقف زندگی کی اپنی زندگی کوئی نہیں ہوتی۔ یہ نہ خیال کریں کہ یورپ کے جامعہ میں پڑھ رہا ہے تو اس نے یورپ میں ہی رہنا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کو افریقہ کے جنگلوں میں بھیج دیا جائے۔ ساتھ اس کی بیوی کو بھی جانا پڑے، سختیاں جھیلنی پڑیں۔ پس جس نے واقف زندگی سے رشتہ کیا ہو، اُس کو ہمیشہ یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ مَیں بھی واقف زندگی کے ساتھ اپنی زندگی ایک واقف زندگی کی طرح ہی گزاروں گی اور بعض حدود اور پابندیاں ہیں، اُن کی تعمیل کرنی ہوگی۔ پردے کا نمونہ ہے، دوسروں سے بڑھ کر دکھانا ہوگا۔ بعض اور اخلاق دوسروں سے بڑھ کر دکھانے ہوں گے۔ تعلقات ہیں، دوسروں سے بڑھ کر کرنے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ چیزیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں خاص طور پر واقف زندگی جوڑوں کو اور عموماً یہ ہدایت تو ہر احمدی کے لئے ہے، ہر مسلمان کے لئے ہے۔ ایک اعلیٰ معیار ہے جس کو قائم کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ اس لئے رشتے کو صرف رشتہ سمجھ کر نہ کریں بلکہ رشتہ ایک اعلیٰ دینی فریضہ سمجھ کر ادا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا تھا کہ جب تم کسی عورت سے رشتہ کرتے ہو، اس کے خاندان کو دیکھتے ہو، دولت کو دیکھتے ہو، اس کی شکل کو دیکھتے ہو، لیکن تم میں سے بہتر وہی ہے جو دین کو دیکھے۔ پس جہاں لڑکے کو حکم ہے کہ وہ دین کو دیکھے وہاں لڑکے کو یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہارا دین اچھا ہوگا تو تم لڑکی کا دین دیکھ سکو گے۔ اگر خود آوارہ گردیوں میں مبتلا ہو، بیہودگیوں میں مبتلا ہو، لغویات میں مبتلا ہو تو تم نے دین کہاں دیکھنا ہے، تمہیں تو اپنی جیسی ہی لڑکی ملے گی۔

پس یہ توجہ صرف ایک چیز کے لئے نہیں۔ اس ایک لفظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے حکمت کے الفاظ ہیں۔ دونوں کو توجہ دلادی ہے کہ لڑکے کو بھی اپنا دین دیکھنا ہوگا اور اپنے دین پر قائم رہنا ہوگا اور مثال پیش کرنی ہوگی اور پھر اس کو سامنے رکھتے ہوئے تمہیں ایسی لڑکی تلاش کرنی چاہئے جو دین پر چلنے والی ہو۔

خطبہ نکاح کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ ہمارے جتنے بھی رشتے جماعت میں طے ہوتے ہیں، قول سدید پر طے ہونے والے ہوں۔ نیکیوں پر قائم ہونے والے ہوں۔ مستقل نبھنے والے رشتے ہوں اور ان میں سے آئندہ نیک نسلیں بھی پیدا ہوں۔ ان چند الفاظ سے اب مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ مونا سحر شیخ بنت مکرم طارق احمد شیخ صاحب کا نکاح عزیزم احمد کمال (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ آسٹریا کے ساتھ طے پایا۔

2۔ دوسرا نکاح عزیزہ سیدہ صباح النور عباسی بنت مکرم سید محمود زمان عباسی صاحب کا عزیزم Karsten Qasim Scholz ابن مکرم Eckhard Scholz صاحب کے ساتھ طے پایا۔

ان دونوں نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور دونوں فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی جماعتوں Viersen, Wetter, Friedberg, Stockstadt, Frankfurt, Immenhausen, Koln, Eppertshausen, Florstadt, Mannheim, Waiblingen, Grossgerau, Mainz, Bietigheim کے علاوہ پاکستان سے آنے والے دو افراد نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ دو ترک نومبائعین اور ایک زیر تبلیغ ترک دوست نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔ اس طرح آج مجموعی طور پر 22 فیملیز کے 96 افراد اور 17 سنگل افراد یعنی کُل 113 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

26 ستمبر 2011ء بروز سوموار:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ’’بیت السبوح‘‘ میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فرینکفرٹ (جرمنی) سے اوسلو (ناروے) کے لئے روانگی اور اوسلو میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق جرمنی سے ناروے کے لئے روانگی تھی۔ ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اس موقعہ پر موجود احباب جماعت مرد وخواتین کے پاس تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور لمبی دعا کروائی۔

حضور انور نے ازراہ شفقت ان دو مظلوم احباب کو جو ایک روز قبل جرمنی پہنچے تھے، شرف مصافحہ بخشا اور ان کے بارہ میں جماعتی انتظامیہ کو ہدایات دیں۔

بعد ازاں قافلہ فرینکفرٹ کے انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ پہنچے۔ ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی VIP لاؤنج کے دروازہ تک لائی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول کی کارروائی حضور انور کی آمد سے قبل مکمل کی جاچکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لاؤنج میں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا اور امیگریشن اور سیکورٹی کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ساڑھے بارہ بجے ایک خصوصی کار کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جہاز کی سیڑھیوں تک لایا گیا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری اور مکرم حافظ عمران مظفر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جہاز کی سیڑھیوں تک الوداع کہنے آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہوئے۔

سکنڈے نیوین ایئرلائن کی فلائٹ SK4752 بارہ بج کر 45 منٹ پر فرینکفرٹ ایئرپورٹ سے اوسلو (ناروے) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ ایک گھنٹہ 45 منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز ناروے کی سرزمین پر اترا۔

ناروے حکومت کی طرف سے وزارت قانون و پولیس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر ایک خصوصی انتظام کے تحت وہ تمام سہولیات اور سیکیورٹی مہیا کی تھی جو کسی بھی ملک کے سربراہ، صدر کو مہیا کی جاتی ہے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو جہاز کی سیڑھیوں پر امیر صاحب ناروے مکرم زرتشت منیر خان صاحب اور مکرم فواد محمود خان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ناروے حکومت کی طرف سے دفتر خارجہ کا نمائندہ بھی اس موقعہ پر موجود تھا جس نے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور حضور انور کی تصویر بھی بنائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حکومت ناروے کی طرف سے ’’سپیشل پولیس فورس‘‘ اور ایک گاڑی مہیا کی گئی تھی۔ یہ گاڑی جہاز کی سیڑھیوں کے پاس کھڑی تھی۔ اس کے علاوہ حکومت نے اور گاڑی بھی مہیا کی تھی جس نے دوران سفر حضور انور کی گاڑی کے پیچھے رہنا تھا۔ اس کے علاوہ ائرپورٹ اتھارٹی کی دو گاڑیاں بھی موجود تھیں۔

حضور انور کی گاڑی کو سپیشل پولیس فورس کے ایک اعلیٰ افسر خود چلا رہے تھے۔ دوسری گاڑی میں جو حضور انور کی کار کے پیچھے تھی دو پولیس افسران موجود تھے جن میں ایک گاڑی کو ڈرائیو کررہے تھے۔

دو بج کر 40 منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور قافلہ کے سارے ممبران ان کاروں کے ذریعہ بغیر کسی امیگریشن کی کارروائی کے خصوصی راستہ سے ائرپورٹ سے باہر آئے۔

ائرپورٹ سے باہر جماعت کی انتظامیہ کی گاڑیاں موجود تھیں جو اس قافلہ میں شامل ہوئیں اور ایئرپورٹ اتھارٹی کی دو گاڑیوں میں سوار ممبران جماعتی گاڑیوں میں منتقل ہوئے اور یہاں سے قافلہ جماعت ناروے کی نئی تعمیر ہونے والی مسجد ’’مسجد بیت النصر‘‘ کے لئے روانہ ہوا۔

قریباً 25 منٹ کے سفر کے بعد تین بج کر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت النصر تشریف آوری ہوئی۔

موٹروے پر سفر کرتے ہوئے ابھی مسجد سے کافی دُور تھے کہ مسجد کا مینار اور گنبد نظر آنے لگے۔ مزید کچھ سفر کے بعد ساری مسجد نظر آنے لگی۔

جونہی حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے مسجد کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں، بچیوں نے انتہائی والہانہ انداز سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پڑھ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر171

مکرمہ عفاف عبدالقادر سلیمان مرزوق حجازی صاحبہ (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرمہ عفاف عبدالقادر صاحبہ کے جماعت احمدیہ سے تعارف اورفون کے ذریعہ ایم ٹی اے العربیہ کی ٹیم کے ساتھ رابطہ تک کے امورکا ذکر کیا تھا۔اب انہی کی زبانی آگے کے واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

جماعت سے رابطہ

مَیں نے ایم ٹی اے العربیہ پردیئے گئے فون نمبر پررابطہ کیااورسوالوں کی بوچھاڑ کردی۔فون سننے والے شخص نے کہا کہ ہم آپ سے عنقریب رابطہ کرکے جملہ سوالوں کے جوابات دینے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ ایم ٹی اے کی طرف سے مکرمہ مہاد بوس صاحبہ نے مجھے فون کیا اور ایک ایک کر کے میرے تمام سوالوں کے جواب دیئے، تاہم ختم نبوت کے مسئلہ پر مَیں اٹک کے رہ گئی۔مَیں اس کے معنے آخری نبی کرنے پر مصر تھی۔ اس پر مکرمہ مہا صاحبہ نے کہا کہ آپ ٹیچر ہیں لہذا آپ عربی زبان کی مختلف ڈکشنریاں اورادب کی کتب بھی دیکھ کرتسلی کرسکتی ہیں کہ جب بھی خاتم کا لفظ جمع عقلاء کی طرف مضاف ہو اور کلام محل مدح کیا جارہا ہوتواس کا معنی اکمل اورافضل کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔(خاتم النبیین میں النبیین عقلاء کی جمع ہے۔اسی طرح خاتم المحدثین میں المحدثین عقلاء کی جمع ہے،یعنی ایسے لفظ کی جمع جس کا استعمال عقلاء کے لئے ہوتا ہے۔ان تمام مثالوں میں یہ لفظ محل مدح یعنی کسی کی تعریف کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے لہذا ایسی صورت میں اس کا معنی اعلیٰ اوراکمل اورافضل کے سوااور کچھ نہیں۔ندیم)

مَیں نے مہا صاحبہ سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتاب ''اَلْهُدیٰ وَالتَّبْصرة لِمَن یَّرٰی''اور ''حَمَامَةُ الْبُشْرٰی''نیز ایک اور کتاب''الدَّجّال یجتاح الْعَالَم''مانگی۔ چند دنوں کے بعد مکرم ڈاکٹر حاتم صاحب کی اہلیہ مجھے یہ کتب دینے کیلئے تشریف لائیں اور مجھے غوروفکر کرنے اور خداتعالیٰ سے بہت دعا کرنے کا مشورہ دیا۔

بیعت اور تبدیلی

ان دنوں میں مجھے جماعت کی جو بھی کتاب ملتی تھی مَیں اسے جلدی جلدی ختم کرلیتی تھی۔ جب مَیں نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتاب''اَلْهُدیٰ وَالتَّبْصرة لِمَن یَّرٰی''پڑھی تواس میں دجال کے بارہ میں حضورعلیہ السلام کے بصیرت افروز بیان کی تاثیر سحر انگیز پائی۔آپ نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کی ذریت دجال کے فتنہ کے زیر اثر آ گئی ہے اورکوئی گھر ایسا نہیں جس میں عیسائیت مختلف طریقوں سے داخل نہ ہوگئی ہواور اس نے مسلمانوں کوحیلوں بہانوں سے اپنے دین سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی ہے۔دراصل یہی میری اور میری بہن کی حالت تھی کہ ہم مغربی ترقی اور فیشن کے زیر اثر آ گئے تھے اور بلاسوچے سمجھے آنکھیں بندکرکے ان کے پیچھے چل نکلے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں بیماری کے بارہ میں بھی واضح طور پر بتادیااوراس کی دوا بھی بیان فرمادی۔ مجھے ان کتب کے مطالعہ سے نئے مضامین اور جدید مفاہیم کے خزانے مل گئے۔ یہاں تک کہ میرے خودساختہ عقلی وذہنی معیار بھی بدلنے لگے اوراس کی جگہ درست منطق اور اسلام کی صداقت کا نور میری عقل وخرد کو روشن کرنے لگا۔

مسلسل ایم ٹی اے دیکھنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت دل میں گھر کرگئی چنانچہ شرائط بیعت سن کرمَیں دن رات اس پرعمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔اب مجھے میراوہ رؤیایادآیا جس میں دیکھا تھا کہ ایک سانپ ہر نماز کے وقت مجھے ڈستا تھا۔ باوجود اس کے کہ اس رؤیا کے بعد مَیں نے نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرلی تھی پھر بھی یہ رؤیا مجھے پریشان کئے رہتا تھا۔لیکن جب سوچ سمجھ کر نماز پڑھنی شروع کی اور نماز تہجد کی پابندی بھی کرنے لگی تو نماز کا لطف بھی آنے لگا جس کے بعداس رؤیا کی صحیح طور پر تفہیم ہوئی کہ میری پہلی نمازوں میں گوقیام وسجود ورکوع تھا لیکن ان میں کوئی مغز نہ تھا۔ان میں لطف اور مغز اور حقیقت تو اب پیدا ہونی شروع ہوئی تھی۔

بالآخر مَیں نے دل سے مطمئن ہوکر 27 جولائی 2007ءکوبیعت کرلی۔

بیعت کے بعد جہاں میری نمازیں بہتر ہوگئیں وہاں یہ عفاف جوکبھی بے پردہ اور مغربی فیشن کی دلدادہ ہوا کرتی تھی اب باوقار لباس پہننے کے ساتھ ساتھ پردہ بھی کرنے لگی۔ بلاشبہ یہ ایک نئی پیدائش تھی۔

ہمسائی کی بڑائی

میرے ہمسائی ایک وکیل تھی جس کا مجھ پرایک بڑا احسان تھا کہ مَیں نے قرآن کریم کی صحت کے ساتھ تلاوت اس سے سیکھی تھی۔اس لئے ہمیشہ اس کی رائے کا احترام کرتی تھی اور وہ بھی میرے لئے ہمیشہ خیر کی متمنی رہتی تھیں۔ جب مَیں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا توایک دن وہ بھی آ گئیں اور دیکھ کر کہنے لگیں کہ لگتا ہے کہ یہ شیعوں کا چینل ہے اس لئے اس سے اجتناب کرنا ہی بہتر ہے۔مَیں ان کی اس نصیحت پرعمل کرنے سے قاصر رہی اور مسلسل ایم ٹی اے دیکھتی رہی اوراپنی اس ہمسائی کے ساتھ مختلف امور کے بارہ میں گفتگو بھی کرتی رہی۔شاید انہیں میری کافی فکر تھی اور اس بارہ میں وہ سوچتی رہتی تھیں اس لئے انہوں نے میرے بارہ میں ایک خواب بھی دیکھا۔ انہوں نے دیکھا کہ مَیں ایک مینارنما نہایت اونچی عمارت پرکھڑی ہوں جس کی بے شمار کھڑکیاں ہیں اوراس عمارت کے اردگرد نہایت سرسبز وشاداب باغیچہ ہے جس میں مختلف خوبصورت پرندے اڑتے پھرتے ہیں۔مَیں عمارت کے اوپرکھڑی اپنی اس ہمسائی کوکہتی ہوں کہ تم بھی اوپر آجاؤتو وہ کہتی ہیں کہ یہ عمارت بہت بلند ہے اوراس پر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ چنانچہ مَیں اس عمارت سے اتر کراس کا ہاتھ پکڑ کرلے جاتی ہوں اور کہتی ہوں کہ یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ پھرجب وہ اوپرجا کراس عمارت کے اردگرد کا منظر دیکھتی ہیں توبہت خوش اورحیران ہوتی ہیں۔ مجھے اپنی ہمسائی کی یہ خواب سمجھ آ گئی اور مَیں نے دل میں کہا کہ اس خواب کی تعبیر مجھے سمجھ آ گئی ہے لیکن اس میری ہمسائی کوشاید سمجھ نہیں آئے گی۔

ازاں بعد ایک دفعہ میری اس ہمسائی کے ساتھ وفات مسیح کے اثبات اور ناسخ منسوخ نیز آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پرجادو وغیرہ کے ردّ کے بارہ میں بات ہوئی۔جس کے آخر پراس نے یوں تکبر کا اظہار کیا کہ میری طبیعت نہایت درجہ مکدّر ہوکر رہ گئی۔اسی روز جب مَیں نیند سے بیدار ہوئی تو میری زبان پر یہ آیت تھی: فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَفْسَکَ عَلَی آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ یُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِیْثِ أَسَفًا۔(الکھف: 6)یعنی کیا تو اس بات پرافسوس کرتے ہوئے اپنے نفس کوہی ہلاک کرلے گا کہ وہ اس بات پرایمان کیوں نہیں لاتے؟ عجیب بات یہ ہے کہ مجھے یہ آیت یادہی نہیں تھی۔ بلکہ یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کس سورۃ میں ہے۔پھر جب یہ مجھے سورہ کہف میں مل گئی تو مجھے نہایت تعجب ہوا کہ یہ مجھے کس طرح یاد ہوگئی تھی اور کس طرح درست الفاظ میں میری زبان پر جاری ہوگئی۔ بہرحال اس میں میرے لئے جو پیغام تھااس کی مجھے اچھی طرح سمجھ آ گئی۔

قادیان کا ایک دروازہ

مَیں نے ذکر کیا تھا کہ لیبیا اور مصر کے تعلقات کسی قدرخراب ہوئے تو تمام مصریوں کو لیبیا چھوڑنے کا حکم صادر ہوگیا۔ وہاں سے واپسی سے چندروز قبل مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ مغرب کے وقت جارہی ہوں اورہم ایک بڑے دروازے سے گزر رہے ہیں۔لیکن اپنے والدین وغیرہ کو دیکھتی ہوں کہ وہ کسی اور راستہ پر جارہے ہیں ۔ گومَیں انہیں بلاتی ہوں کہ وہ میرے ساتھ آ جائیں لیکن اپنے طریق سے نہیں ہٹتی بلکہ ایک جم غفیر کے ساتھ ایسے چلتی جاتی ہوں جیسے یوم حشر میں لوگ کہیں جمع ہورہے ہوں۔ ہم ایک ایسے راستے پرچل رہے ہیں جس کے دونوں جانب روشنیاں لگی ہوئی ہیں۔

جب ہم لیبیا سے واپس آئے اور مصری علاقے میں داخل ہونے لگے تو ہمیں روک لیا گیااورکئی امور کے بارہ میں پوچھ گچھ کی گئی۔مَیں مذکورہ بالا رؤیا اپنی والدہ صاحبہ کوسناچکی تھی چنانچہ جب ہمیں روکا گیاتو میری والدہ نے کہا یہ تمہارے رؤیا کی تعبیر ہے۔اس صورتحال میں مَیں نے والدہ صاحبہ کوکوئی جواب دینا مناسب نہ سمجھا لیکن میرے دل میں فوراً یہ بات آئی کہ یہاں توکوئی دروازہ نہیں ہے۔اور اگر کوئی چھوٹا موٹا دروازہ ہو بھی تو وہ اس طرح کا بڑا نہیں جیسا مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔

اب احمدیت قبول کرنے کے بعد مَیں ایک دن ایم ٹی اے دیکھ رہی تھی کہ اس پر قادیان کے گلی کوچوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک دروازے سے داخل ہوتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کے اردگرد لوگوں کا ہجوم تھا اور جس سڑک سے حضورانور گزر رہے تھے اس کے دونوں جانب روشنیاں تھیں۔مَیں یہ منظر دیکھ کر چند لمحات کے لئے تو بالکل مبہوت ہوکر رہ گئی کیونکہ یہی وہ منظر تھا جسے مَیں نے خواب میں دیکھا تھا اور یہی وہ دروازہ تھا جس میں سے مَیں گزری تھی۔اس وقت ایک بے خودی کی سی کیفیت میں مَیں اپنی مرحومہ والدہ کوڈھونڈنے لگ گئی تاانہیں بتاؤں کہ یہ وہ دروازہ ہے جسے مَیں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔

تبلیغ اور ثمرات

نہ صرف مَیں نے پردہ کرنا شروع کردیا بلکہ میری زندگی یکسر بدل کر رہ گئی۔ اور اس تبدیلی کو بفضلہٖ تعالیٰ میرے ساتھ تعلق رکھنے والے ہرشخص نے محسوس کیا۔

سہیلی کی بیعت

ایک دن میرے ساتھ سکول کی ایک ٹیچر مکرمہ صفاء فتحی صاحبہ نے مجھ سے اس تبدیلی کی وجہ پوچھی۔مَیں نے اسے ایم ٹی اے کے بارہ میں بتایا نیز اس کے پوچھنے پراسے حضرت ابراہیم کے خدا تعالیٰ سے اس سوال کی حقیقت سے بھی آگاہ کیا جوانہوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا کہ: رَبِّ أَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتیٰ ۔یعنی اے میرے ربّ مجھے دکھادے کہ تو مردے کیسے زندہ کرتا ہے۔مَیں نے ابھی اپنی بات ختم نہیں کی تھی کہ صفاء صاحبہ کی بیٹی بولی کہ تمہاری بات درست ہے کیونکہ اس سارے واقعے میں ابراہیم علیہ السلام نے اِحیائے موتیٰ کا نظارہ توکہیں نہیں دیکھا۔ بہرحال میری یہ دوست ایم ٹی اے دیکھتی رہیں۔اسی دوران ان کا عمرہ کرنے کا پروگرام بن گیا۔سفر سے قبل مَیں نے اسے بتایا کہ خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑنے کے وقت جودعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے لہذا پہلی دفعہ خانہ کعبہ کو دیکھتے ہوئے آپ وہ دعا کرنا جوحضرت خلیفۃ المسیح الأول رضی اللہ عنہ نے کی تھی کہ اے اللہ مَیں توہروقت تیرا محتاج ہوں اس لئے میری یہ دعا قبول فرما کہ مَیں جب بھی تیرے حضور دعا کروں تو اسے قبول فرمالینا۔ نیز اسے کہا کہ وہاں جا کر خدا تعالیٰ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدق کے بارہ میں راہنمائی کے لئے بھی دعا کرنا۔

جب وہ عمرہ سے واپس آئیں تو ایک دن مَیں انہیں اوران کی بیٹی کو جمعہ پڑھنے کے لئے نماز سنٹر لے گئی جہاں ان کی کیفیت بدل گئی اور انہوں نے بیعت کرلی۔

خلیفۂ وقت کی دعا کا اعجاز

مکرمہ صفاء فتحی صاحبہ کے ایک بیٹے کو گردے کی سخت تکلیف تھی بیعت کے بعد اس نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس کے لئے دعا کے لئے خط لکھا۔ ابھی

عرصہ ہی گزرا تھا کہ ان کا بیٹا مکمل صحتیاب ہوگیا اور گردہ بھی ضائع ہونے سے بچ گیا۔اس بچے کو اس کی والدہ اور اس کی بہن مدیحہ نے تبلیغ کی جس کے بعد اس نے بھی بفضلہٖ تعالیٰ 20/اکتوبر 2011ء کو بیعت کر لی۔فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

بہن کی بیعت

اسی طرح میری حقیقی بہن عبیر اردن میں بیاہی ہوئی تھی۔اس نے بذریعہ ای میل مجھ سے احمدیت کے بارہ میں بات کی۔مَیں نے اسے ایم ٹی اے دیکھنے کا مشورہ دیا۔ ایم ٹی اے سے متاثر ہونے کے بعد اس نے پالٹاک پر بعض مراکشی احمدیوں کے بنائے ہوئے چیٹ روم میں آنا شروع کر دیا اور کچھ عرصہ مختلف امور پر گفتگو سننے کے بعد ہی احمدیت کی صداقت اس کے دل میں گھر کر گئی اور اس نے 25/مارچ 2010ء کو اپنی بیعت کا اعلان کر دیا۔

بیعت کے بعد اس کے خاوند نے اسے کافر قرار دے دیا اور ایم ٹی اے دیکھنے سے روک دیا نیز جان سے ماردینے کی دھمکی دی، اور اس کے پاس موجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بھی پھاڑ ڈالیں۔ بالآخر ان کا اختلاف اس حد تک شدت اختیار کر گیا کہ ان کی علیحدگی ہوگئی۔اب بفضلہٖ تعالیٰ ان کی شادی اردن کے ایک مخلص احمدی کے ساتھ ہوگئی ہے۔

سکول کے ڈرائیور کی بیعت

جس سکول میں میں ٹیچر ہوں اس کے عمر رسیدہ ڈرائیور (جودت محمد ابوالنور) نے بھی مجھ میں واضح تبدیلی دیکھی تو اس کی وجہ پوچھی۔مَیں نے اسے ایم ٹی اے کا بتاتے ہوئے کہا کہ یہ سب تبدیلی ان اعلیٰ درجہ کے اسلامی مفاہیم کی وجہ سے ہوئی ہے جو اس چینل پر بیان کئے جاتے ہیں۔اس نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا اور فون کر کے بعض استفسارات بھی کئے۔ان کا ہمارے مصری احمدی مکرم عمرو عبد الغفار صاحب کے ساتھ رابطہ کروادیا گیا مگر سب کچھ سمجھ لینے کے بعد وہ ایک سال تک خاموش رہے۔ازاں بعد ایک دن مجھ سے احمدیت کے بارہ میں دوبارہ بات کی تو مَیں نے انہیں ڈاکٹر حاتم صاحب سے ملوادیا۔ازاں بعد انہوں نے پالٹاک پر احمدیوں کے چیٹ روم بھی آنا شروع کر دیا لیکن اسی عرصہ میں مخالفینِ جماعت کے چیٹ روم والوں کے ہتھے چڑھ گئے اور کچھ عرصہ تک ان کے دھوکے میں آئے رہے۔پھر دوبارہ احمدیوں کے چیٹ روم (Chat Room) میں آنا شروع کر دیا اور بالآخر بیعت کر لی۔آج کل انہیں قبولِ احمدیت کی بنا پر اپنے اہل وعیال کی طرف سے مخالفت اور فتاویٰ تکفیر کا سامنا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ بڑی جرأت سے سب کچھ برداشت کر رہے ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ثباتِ قدم عطا فرمائے۔آمین۔

مصر میں زلزلہ!

مصر میں جماعت احمدیہ کے بعض افراد کی راہِ مولیٰ میں اسیری سے چند ماہ قبل مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مصر میں ایسا زبردست زلزلہ آیا ہے کہ جس نے ہر چیز کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا ہے۔لوگ ڈر کے مارے ادھر اُدھر بھاگے پھرتے ہیں اور اپنا اپنا قیمتی سامان اکٹھا کرتے پھر رہے ہیں۔اسی اثناء میں مَیں کیا دیکھتی ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بھی بکھری پڑی ہیں جن پر منہدم دیواروں کی گرد وغبار پڑی ہوئی ہے۔میں اور میری بہن ان کتب کو جمع کرتی پھر رہی ہیں۔مَیں بلند آواز میں لوگوں کو کہتی ہوں کہ دنیاوی مال ومتاع کو چھوڑو اور ان کتب کو جمع کرو اسی میں تمہاری نجات ہے لیکن کوئی بھی ہماری بات نہیں سنتا۔ مَیں نے یہ خواب اپنی بہن کو بھی سنا دی۔چند ماہ بعد ہی ہمارے مصری بھائیوں کی گرفتاری کا واقعہ ہو گیا جس میں جماعت کی جملہ کتب کو ضبط کر لیا گیا۔اس واقعہ کی جب ہمیں خبر ہوئی تو ہم نے احتیاطاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ایک نسخہ کاپی کروالیا اور محفوظ جگہ پر رکھ لیا تھا۔

لیکن اس واقعہ کو ابھی ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ مصر میں وہ زلزلہ آیا جس نے مصر کو الٹ پلٹ کے رکھ دیا حتی کے حکومت اور اس کے تمام حساس ادارے تحلیل ہوگئے۔

آخر پر یہی عرض ہے کہ اہل جماعت کی آپس کی محبت اور اخوت کے تعلق کا کوئی بھی بدل نہیں ہے۔یہ وہ حقیقی مودت ہے جو خدائے رحمٰن پیدا فرماتا ہے۔

تمام افراد جماعت ہی اس اخوت کے تعلق کی مثال ہیں لیکن مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مرحوم کے ساتھ ہمارا بہت ہی اچھا تعلق تھا وہ اکثر خود ہماری ضیافت کرنے کے کوشش کرتے ، اور تواضع وانکساری کی ایک مثال تھے۔ہمیں مختصر عرصہ میں ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ ملا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔آمین۔

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ پرتگال کے دسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

رپورٹ: طیب احمد منصور۔نیشنل سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ پرتگال

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے جماعت احمدیہ پرتگال کو مورخہ 7-8 اکتوبر 2011 بروز جمعۃ المبارک و ہفتہ اپنا دسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس جلسہ کی کی منظوری عطا فرماتے ہوئے مکرم ومحترم مبارک احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔

پہلے روز کا آغاز اجتماعی نمازِ تہجد سے ہوا جو کہ مشن ہاؤس میں ادا کی گئی۔اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور درس قرآن ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے براہ راست خطبہ جمعہ سننے کے بعد نماز جمعہ اور عصر ادا کی گئیں۔تین بجے سہ پہر افتتاحی اجلاس مکرم مبارک احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرماتے ہوئے اُن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو کہ ہم پر عائد ہوتی ہیں۔مکرم ومحترم امیر صاحب کی تقریر کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب صدر جماعت ومبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ پرتگال نے الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کے عنوان پر اُردو میں خطاب فرمایا۔آپ نے اس الہام کے مکمل شان سے پورا ہونے کیلئے جماعت پر تبلیغ کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس اہم نقطہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیعت میں داخل ہو جانے کے بعد ہر احمدی کا فرض بن جاتا ہے کہ وہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کی کوشش کرے اور کوئی احمدی اس ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں ہے۔مکرم مربی صاحب کی تقریر اُردو زبان میں تھی جس کا بعد میں پرتگیزی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم ومحترم بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ براگا پرتگال نے صحابہ کرامؓ اور ذکر الٰہی کے عنوان پر خطاب فرمایا۔آپ نے صحابہ کرامؓ کی مقدس زندگیوں سے چند واقعات نمونہ کے طور پر پیش فرمائے جن سے صحابہ کرامؓ کی ذکر الٰہی سے رغبت اور ذکر میں محو رہنے کی بڑھی ہوئی عادت کا علم ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی ان مقدس ہستیوں کی روح کی غذا تھی۔اس خطاب کا بھی پرتگیزی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔اس کے بعد اردو نظم پرتگیزی ترجمہ کے ساتھ پیش کی گئی۔نظم کے بعد خاکسار نے ’’سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام کی نظر میں حقیقی احمدی‘‘ کے موضوع پر تقریر کی جس میں خاکسار نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کی تحریرات اور واقعات کی روشنی میں آپ کی ہم سے وابستہ توقعات کی طرف توجہ دلائی کہ ان تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے ہی اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑا جا سکتا ہے۔اس کے ساتھ پہلے روز کی کاروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرے روز کا آغاز بھی اجتماعی نمازِ تہجد سے ہوا جو کہ مشن ہاؤس میں ادا کی گئی۔اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور درس قرآن ہوا۔

دوسرا اجلاس مکرم ومحترم فضل احمد مجوکہ صاحب صدر و مبلغ جماعت احمدیہ پرتگال کی زیر صدارت شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم ہوئی اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ میں سے چند اشعار پیش کئے گئے جن کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔اس سیشن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عجز وانکسار، برکاتِ خلافت اور تربیت اولاد کے متعلق قرآن و احادیث اور جماعتی تعلیمات کے موضوع پر تین تقاریر ہوئیں۔

اختتامی اجلاس (پرتگیزی سیشن)

اختتامی اجلاس مکرم ومحترم مبارک احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد ایک افریقن احمدی مکرم ومحترم ابراہیم جاؤ صاحب نے ’’اسلام امن کا مذہب ہے‘‘ کے عنوان پر پرتگیزی میں تقریر فرمائی۔آپ نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ثابت کیا کہ اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے جس میں کوئی جبر نہیں اور قرآن اور حدیث سے ثابت کیا کہ دہشت گردی کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔اس کے بعد عزیزم نبیل احمد صاحب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پرتگال نے ’’حضرت محمد ﷺ امن اور صلح کے پیغامبر‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔تیسری تقریر مکرم ومحترم فضل احمد مجوکہ صاحب صدر جماعت ومبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ پرتگال کی تھی جس میں آپ نے ’’غلبہ اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلی تڑپ‘‘ کے موضوع پر کی۔آپ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی سے، جو کہ آپ کے وصال تک اسلام کے غلبہ کی کوشش کیلئے وابستہ رہی، پرتگیزی زبان میں واقعات اور تحریرات کی روشنی میں مثالیں بیان فرمائیں۔آپ کی تقریر کے بعد مکرم ومحترم مبارک احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین نے اختتامی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ اس جلسہ سالانہ کا اختتام ہوا۔اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 91 تھی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر خانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام بھی جاری رہا جس میں شاملین جلسہ کو ناشتہ، دوپہر اور شام کا کھانا اور چائے فراہم کی جاتی رہی۔جلسہ کی تمام کاروائی ساتھ ساتھ پرتگیزی زبان میں پیش کی جاتی رہی۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کے بابرکت اثرات کو دائمی فرمائے اور شاملینِ جلسہ کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کی اُن تمام دُعاؤں کا وارث بنائے جو کہ آپ نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کیلئے کی ہیں۔آمین ثم آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁

مکان برائے فروخت

ربوہ میں محلّہ دارالنصر غربی میں 10 مرلے کا نئے طرز پر بنا 2 پورشن کا مکان مناسب قیمت پر برائے فوری فروخت دستیاب ہے۔بجلی پانی اور گیس کے کنکشن موجود ہیں۔

رابطہ کے لئے

برطانیہ میں: (مسز ملک)

07983328751

یا پاکستان میں (نصیر احمد قریشی)

0099 3339794418

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں جس جری اللہ نے قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا تھا، قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا کے ہر باشندے کو اُس کی زبان میں پہنچانا تھا وہ یہی عاشقِ قرآن اور غلامِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کا نام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے۔

آج تک ہم یہ نظارے دیکھ رہے ہیں کہ جب بھی جماعت کو کسی بھی جگہ کسی بھی طریق سے دبانے کی کوشش کی گئی تو اس جری اللہ کی جماعت ایک نئی شان سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتے ہوئے ترقی کی نئی منزلیں دکھانے والی بنی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہمیشہ اس لئے جماعت کے شاملِ حال ہے کہ جماعت نے اُس مقصد کو پیشِ نظر رکھا جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔

خلافت کے سائے تلے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا آپ کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے جماعت قربانیاں دے رہی ہے۔ کاش کہ وہ مسلمان جو حُبِّ پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کو سمجھیں اور توحید کے قیام، قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے اس جری اللہ کے ساتھ جُڑ کر کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور پھر دیکھیں کہ اُن کی کھوئی ہوئی ساکھ کس طرح دوبارہ بحال ہوتی ہے۔

تحریک جدید کے 78ویں مالی سال کے آغاز کا اعلان

اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت نے 66لاکھ 21ہزار پاؤنڈز کی قربانی پیش کی ہے۔ الحمدللہ۔ جو گزشتہ سال کی وصولی کے مقابل پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے 11لاکھ 62ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ صرف ایک سال میں اتنا بڑا اضافہ پہلے کبھی تحریک جدید کے چندوں میں نہیں ہوا۔

یہ اضافہ چندہ دینے والوں کی تعداد میں بھی ہوا ہے اور معیارِ قربانی بھی بہت بڑھا ہے۔

جو لوگ جماعت کو ختم کرنے کی باتیں کرتے تھے وہ تو آج کہیں نظر نہیں آتے، اُن کے چیلے چانٹے اور اُن کی فطرت رکھنے والے ہی یہ دیکھ لیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اسلام کی ترقی کے لئے لوگ غربت کے باوجود قربانیاں دے رہے ہیں اور اخلاص و وفا کے نمونے دکھا رہے ہیں۔

جس طرح دنیا کے مالی بحران نے چندے میں کمی نہیں کی، قربانیوں میں کوئی کمی نہیں آئی اسی طرح اللہ کرے کہ یہ مالی بحران ہمارے منصوبوں میں بھی کوئی روک نہ ڈال سکے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں احباب کی غیر معمولی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان۔

دنیا بھر میں تحریک جدید کی مالی قربانی میں پاکستان اول، امریکہ دوم، جرمنی سوم اور برطانیہ چوتھے نمبر پر رہے۔

شاملین کی تعداد میں اضافے کے لحاظ سے نائیجیریا دنیا بھر کے ملکوں میں پہلے نمبر پر ہے۔

مختلف پہلوؤں سے نمایاں قربانی کرنے والے ممالک اور اضلاع اور جماعتوں کا تذکرہ۔

دنیا میں مالی بحران کے پیشِ نظر احتیاط کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے جس حد تک ہو سکتا ہے احمدیوں کو کچھ نہ کچھ خشک راشن ضرور گھروں میں رکھنا چاہئے۔

روزنامہ الفضل کے سابق ایڈیٹر، سلسلہ کے بزرگ مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 4/نومبر 2011ء بمطابق 4/نبوت 1390ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے تمام مذاہبِ موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآنِ کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے“۔ (حجۃ الاسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد 6 صفحہ 52-53)

پس اس زمانے میں جس جری اللہ نے قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا تھا، قرآنِ کریم کی تعلیم کو دنیا کے ہر باشندے کو اُس کی زبان میں پہنچانا تھا وہ یہی عاشقِ قرآن اور غلامِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کا نام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے۔ آپ ہی وہ اللہ کے پہلوان ہیں جنہوں نے لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا جھنڈا دنیا میں لہرا کر بھٹکی ہوئی انسانیت کو نجات کے راستے دکھانے تھے۔ آپ کا روحانی معارف سے پُر لٹریچر اور کتب اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اس بات کے گواہ ہیں کہ آپؑ نے اُس کام کا جو آپ کے سپرد کیا گیا تھا، حق ادا کر دیا۔ اُس زمانے میں جبکہ آپ کے پاس دنیاوی وسائل نہیں تھے، معمولی حد تک بھی نہیں تھے، اتنا بڑا کام کرنا یہ کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن خدا تعالیٰ کے فرستادوں کو کامل توکّل کیونکہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے۔ اس لئے آپؑ نے اپنے سپرد کئے گئے اس کام کے لئے کسی دنیاوی وسیلے پر انحصار نہیں کیا بلکہ حسبِ ضرورت خدا سے مانگا اور اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر آپ کی مدد فرمائی۔ گو دنیاوی تدبیر کے لئے، جسے کرنے کا حکم بھی خدا تعالیٰ نے دیا ہے، آپ نے اپنے قریبیوں اور اپنے متبعین کو مختلف موقعوں پر قربانیوں کی تحریک کی جس میں مالی قربانیاں بھی تھیں، لیکن کبھی کسی پر بھروسہ نہیں کیا۔ جیسا کہ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے فرستادوں اور انبیاء کا یہ دستور رہا ہے کہ وہ اپنے سپرد کئے گئے کاموں کے لئے قربانیوں کی تحریکات بھی کرتے ہیں، آپؑ نے بھی تحریک کی لیکن ہمیشہ یہی فرمایا کہ میرا توکل میرے خدا پر ہے جس نے اس عظیم کام کی، جو میرے سپرد ہے، تکمیل کے لئے میرے سے وعدہ کیا ہوا ہے۔

پس ایک ایسے شخص کا جو برصغیر کے ایک دور دراز علاقے کے چھوٹے سے قصبے میں رہنے والا تھا، یہ اعلان کوئی معمولی اعلان نہیں تھا کہ خدا نے میرے سپرد قرآنِ کریم کی تعلیم کو پھیلانے اور لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ

رَسُوْلُ اللّٰہ کی عظمت دلوں میں بٹھانے کا کام کیا ہے۔ اور پھر دنیا نے دیکھا کہ یہ پیغام اُس بستی سے نکل کر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں اور ہر کونے میں پھیلا بلکہ یورپ اور امریکہ تک پہنچ گیا۔ اسلام کی عظمت دلوں میں قائم ہونے لگی۔ بڑے بڑے پادری یا دوسرے مذاہب کے لیڈر جو اسلام مخالف تھے اور جو اپنے زعم میں طاقتور اور دولتمند تھے، آپ کے مقابلے پر اور آپ کے راستے میں جب آئے تو یا تو ذلیل و رسوا ہوئے یا اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے اُنہیں تباہ و برباد کر دیا اور مخالفین اسلام کی ذلت و رسوائی کے یہ نظارے نہ صرف برصغیر پاک و ہند کی زمین نے دیکھے بلکہ یورپ اور امریکہ نے بھی دیکھے۔ لیکن افسوس ہے اُن مسلمان علماء اور پیروں پر جن کی آنکھیں یہ نظارے دیکھ کر بھی نہ کھلیں بلکہ مخالفت میں اور بھی سرگرم ہوئے۔ لیکن خدائی تقدیر کا تو کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اپنوں اور غیروں کی یہ مخالفتیں اور دشمنیاں تو وہ کام کرتی رہیں اور اب تک کر رہی ہیں جو فصلوں اور درختوں کے لئے کھاد اور پانی کرتے ہیں۔ آج تک ہم یہ نظارے دیکھ رہے ہیں کہ جب بھی جماعت کو کسی بھی جگہ کسی بھی طریق سے دبانے کی کوشش کی گئی تو اس جری اللہ کی جماعت ایک نئی شان سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتے ہوئے ترقی کی نئی منزلیں دکھانے والی بنی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہمیشہ اس لئے جماعت کے شاملِ حال ہے کہ جماعت نے اُس مقصد کو پیشِ نظر رکھا جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ افرادِ جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد کو پیشِ نظر رکھا جو آپ نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے کہ:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے''۔ (الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20۔ صفحہ 306-307۔ مطبوعہ لندن)

پس دنیا کو دینِ واحد پر جمع کر کے توحید پر قائم کرنا، قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کرنا، اس کی تعلیم کو پھیلانا اور نیک فطرتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا، یہ وہ وسیع اور عظیم کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے بعد جماعت کے سپرد فرمایا۔ مگر یہ کام اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیوں، قربانیوں اور دعاؤں کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک ہم اس کے لئے کوشش کرتے رہیں گے ہم یہ ترقیاں دیکھتے رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کی ہیں۔ آج تک جماعت کی یہی خوبصورتی اور شان ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرتے ہوئے جماعت من حیث الجماعت آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کر رہی ہے، اس کے لئے قربانیاں دیتی چلی جا رہی ہے۔ اگر اس مقصد کے حصول کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ رہی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم ترقی کے نظارے دیکھتے چلے جائیں گے۔ جب بھی جماعت کو اس مقصد کے حصول کے لئے توجہ دلائی گئی، جماعت نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لبیک کہا اور پہلے سے بڑھ کر جماعت اور اسلام کی ترقی کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو گئے، باقی قربانیوں میں لگ گئے۔

گزشتہ دنوں جب مَیں نے نفلی روزوں اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تو جو خطوط مجھے آ رہے ہیں اُس سے لگتا ہے کہ بے انتہا شوق سے جماعت نے اس طرف توجہ دی اور لبیک کہا ہے اور ہر ایک دعاؤں میں مصروف ہے۔ جن کو نہیں بھی کہا تھا وہ بھی دعاؤں میں مشغول ہیں۔ صرف پاکستانی نہیں بلکہ افریقہ کے لوگ بھی، یورپ کے لوگ بھی، امریکہ کے لوگ بھی، جو پاکستانی قومیت نہیں رکھتے انہوں نے بھی دعاؤں کی طرف توجہ دی اور اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے اور ہر اُس احمدی کے لئے جو کسی بھی طرح، کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہے یا تکالیف میں مبتلا کیا جا رہا ہے، اُس کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ اگر مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی گئی تو مالی قربانیوں میں بڑھ گئے اور ایسے ایسے نمونے دکھائے کہ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح دین کی خاطر قربانیوں میں یہ لوگ بڑھ رہے ہیں۔ فی زمانہ تبلیغ اسلام کے لئے لٹریچر، کتب کی اشاعت بڑی ضروری ہے۔ مبلغین کا انتظام ہے، مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے اور دوسرے ذرائع جو آجکل کے تیز زمانے میں میڈیا میں ایجاد ہوئے ہیں ان سب کے لئے مالی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ آجکل صرف ایم ٹی اے ہی ایک وسیع تبلیغ کا ذریعہ بنا ہوا ہے جس میں اس وقت چار مختلف سیٹلائٹس سے فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے جس سے اب دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں کہ جہاں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام نہ پہنچ رہا ہو اور پھر سات آٹھ بڑی زبانوں میں یہ پیغام پہنچ رہا ہے۔ پس یہ تبلیغ کا، اسلام کا پیغام پہنچانے کا، اُس مقصد کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے تھے۔ اور اس کے لئے مالی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے جو جماعت ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر کرتی ہے۔

آج مَیں حسبِ روایت تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان کروں گا۔ جب یہ تحریک حضرت مصلح موعودؓ نے شروع فرمائی تھی اُس وقت مخالفین احمدیت نے اس پیغام کو دنیا سے مٹانے کا اعلان کیا تھا جس کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آئے تھے لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے جب اُس کے جواب میں دنیا کے کونے کونے میں اس پیغام کو پہنچانے کے لئے مالی تحریک کی تو ایک والہانہ لبیک کا نظارہ دنیا نے دیکھا اور آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے دوسو ممالک میں موجود ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ صرف ایم ٹی اے کے ذریعے ہی ایک انقلاب دنیا میں آ رہا ہے۔ پس خلافت کے سائے تلے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا آپ کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے جماعت قربانیاں دے رہی ہے۔

کاش کہ وہ مسلمان جو حبِ پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کو سمجھیں اور توحید کے قیام، قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے اس جری اللہ کے ساتھ جُڑ کر کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور پھر دیکھیں کہ اُن کی کھوئی ہوئی ساکھ کس طرح دوبارہ بحال ہوتی ہے۔ پھر دیکھیں کہ بڑی بڑی طاقتیں کس طرح اُن کی عزت و احترام کرتی ہیں۔ پھر دیکھیں کہ کسی بدبخت کارٹونسٹ اور رسالے کے ایڈیٹر یا کوئی بھی ہو اُس کو کبھی جرأت نہیں ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کسی بھی قسم کی بیہودگی کا اظہار کرے۔ چند دن ہوئے فرانس میں ایک رسالے نے پھر ایک خبیثانہ حرکت کی ہے۔ جس سے ہمارے دل زخمی ہیں۔ فرانس کی جماعت کو تو مَیں نے کہا ہے کہ اس کے خلاف قانون کے اندر رہتے ہوئے احتجاج بھی کریں۔ ان لوگوں کو سمجھائیں بھی اور پبلک کو بھی ہوشیار کریں کہ اس قسم کی حرکتوں سے خدا تعالیٰ کی گرفت اور پکڑ بھی آتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی گرفت اور پکڑ سے بچو۔ آجکل دنیا تو ویسے ہی تباہی کی طرف جا رہی ہے، کہیں آفات ہیں اور کہیں معاشی تباہی بڑھ رہی ہے۔ اس کی وجوہات یہی ہیں کہ خدا کو بھول گئے ہیں، اُس کے پیاروں کے متعلق گھٹیا اور اوچھی باتیں کی جاتی ہیں، تضحیک کی جاتی ہے۔ خدا کی غیرت کو یہ لوگ للکار رہے ہیں۔ پس دنیا کو خدا کا خوف دلانے کی ضرورت ہے۔ آج احمدی تو یہ کام کر ہی رہے ہیں لیکن اگر تمام مسلمان بھی اب اس حقیقت کو سمجھ جائیں تو جہاں اپنی دنیا و عاقبت سنواریں گے وہاں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے بھی مورد بنیں گے، وارث بنیں گے۔ کاش ان کو عقل آ جائے۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا جب مسلمانوں کا ایک گروہ احمدیت کو ختم کرنے کے بلند بانگ دعوے کر رہا تھا تو حضرت مصلح موعودؓ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ایک تحریک کا اعلان کیا۔ اس پر احباب جماعت نے، بچوں، عورتوں، مردوں نے لبیک کہا اور لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کی مثالیں قائم کیں اور ان قربانیوں کے نتیجے میں آج ہم دنیا میں تحریکِ جدید کے پھل لگے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے پھل دار درخت بلکہ پھلوں سے لدے ہوئے درخت لگے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ جہاں مختلف لازمی چندوں اور دوسری تحریکات میں جماعت کے افراد قربانی کر رہے ہیں وہاں تحریکِ جدید میں بھی غیر معمولی قربانیاں ہیں۔ آجکل جبکہ دنیا مالی بحران کا شکار ہے تو یہ قربانیاں جو احمدی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز کر دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے یہ الفاظ یاد آ جاتے ہیں کہ جماعت کا اخلاص و محبت اور جوشِ ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔

مالی بحران کے ضمن میں یہ بھی ضمناً کہوں گا کہ ابھی پتہ نہیں کہ کہاں جا کر اس نے ٹھہرنا ہے اور کس حد تک اس میں شدت آنی ہے۔ اس لئے احمدیوں کو گھروں میں ہر وقت کچھ دنوں کی جنس ضرور رکھنی چاہئے۔ غریب ملکوں کو تو ایسے حالات برداشت کرنے کی عادت ہے اور کچھ نہ کچھ انہوں نے رکھا بھی ہوتا ہے لیکن اِن ملکوں میں عادت نہیں ہے۔ اس لئے پتہ ہی نہیں کہ بحران کیا ہوتے ہیں۔ ان لوگوں نے تو آخری بحران دوسری جنگِ عظیم میں ہی دیکھا تھا اُس کے بعد پھر نہیں دیکھا۔ اس لئے ان کی نئی نسل کو تو کوئی احساس ہی نہیں کہ کیا ہو سکتا ہے؟ لیکن کسی panic کی ضرورت نہیں ہے۔ احتیاط کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے احمدیوں کو جس حد تک ہو سکتا ہے کچھ نہ کچھ خشک راشن ضرور گھروں میں رکھنا چاہئے۔ بہرحال یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائیں، اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب مَیں واپس جماعت کے اخلاص و وفا کے اظہار کی طرف آتے ہوئے ان کی مالی قربانیوں کے بارے میں کچھ بتاتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح دنیا کے ہر کونے میں مختلف قسم کی مالی قربانیوں میں احباب جماعت کس اخلاص و وفا کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایمان میں ترقی کے لئے کس طرح اپنی قربانیوں کے لئے کمربستہ ہیں۔ جو لوگ جماعت کو ختم کرنے کی باتیں کرتے تھے وہ تو آج کہیں نظر نہیں آتے، اُن کے چیلے چانٹے اور اُن کی فطرت رکھنے والے ہی یہ دیکھ لیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اسلام کی ترقی کے لئے لوگ غربت کے باوجود قربانیاں دے رہے ہیں اور اخلاص و وفا کے نمونے دکھا رہے ہیں۔

ہمارے آئیوری کوسٹ کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست آلیڈو وڈراگو صاحب (Alido Oudrago) نے 2009ء کے آخر میں بیعت کی اور بیعت کے پہلے دن سے ہی اپنی آمدنی کا حساب کر کے باقاعدہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران انہوں نے چندے کی بے شمار برکات کا مشاہدہ کیا۔ ایک دن جماعت کے پرانے ممبران کے ساتھ ان برکات کا ذکر کر رہے تھے۔ ان پرانے ممبران میں سے ایک جس نے 2004ء میں بیعت کی تھی، ان واقعات کو سُنتے ہوئے اپنا چندہ دو ہزار فرانک سے بڑھا کر پانچ ہزار فرانک سیفا کرنے کی حامی بھر لی۔ کہتے ہیں کہ ابھی ادائیگی شروع نہ کی تھی کہ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ ان کی آمدنی میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ وہ پرانے ممبر میرے پاس آئے اور سارا واقعہ بیان کر کے کہا کہ انہوں نے پانچ ہزار فرانک سیفا کی حامی بھری تھی مگر آج سے میں پانچ کی بجائے دس ہزار فرانک سیفا ماہانہ ادا کروں گا اور پھر اس کے مطابق ادائیگی بھی شروع کر دی۔ اور اس طرح بے تحاشہ اور ممبران ہیں جو چندوں میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان محترم محمد ماریگا صاحب (Muhammad Marega)

لمبا عرصہ تبلیغ کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں داخل ہوئے۔ پیشے کے اعتبار سے یہ ایک آرکیٹکٹ انجنیئر ہیں۔ جب انہوں نے بیعت کی تو یہ کنسٹرکشن کمپنی میں ملازمت کرتے تھے اور معمولی تنخواہ لیتے تھے۔ بیعت کے بعد جب ان کو جماعت کے مالی نظام کا تعارف کروایا تو انہوں نے پوچھا کہ ان چندوں میں سب سے اہم چندہ کونسا ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ چندہ وصیت، چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کے جاری کردہ ہیں اور وصیت کی اہمیت کے متعلق انہیں بتایا۔ فوراً کہنے لگے کہ میں آج سے ہی چندہ وصیت ادا کروں گا۔ مبلغ نے انہیں بتایا کہ وصیت کا ایک نظام ہے اُس میں داخل ہونے کے بعد آپ چندہ وصیت ادا کر سکتے ہیں۔ تو کہنے لگے میں اس نظام میں بھی داخل ہوتا ہوں۔ پھر انہوں نے رسالہ الوصیت پڑھا اور اُس کے بعد وصیت کی اور بڑی ایمانداری سے اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ چندہ دینا شروع کیا اور وصیت کی منظوری میں کچھ وقت لگتا ہے تو اُس وقت کے آنے تک مسلسل با قاعدگی سے وصیت دیتے رہے، اور پھر کچھ عرصے بعد اس کے علاوہ دوسری مالی تحریکات جو ہیں اُن میں بھی انہوں نے حصہ لیا۔ پھر کچھ عرصے بعد کمپنی چھوڑ دی اور اپنا کاروبار شروع کیا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی کمپنی کے مالک ہیں اور سارے ملک میں اپنی ایمانداری کی وجہ سے مشہور ہیں اور اُس کی وجہ سے اُن کا کاروبار بھی بڑا چمکا ہے اور سب کے سامنے بیٹھ کر برملا اظہار کرتے ہیں کہ یہ نعمتیں مجھے مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے اور نظامِ وصیت میں شامل ہونے سے ملی ہیں۔

پھر گھانا سے ہمارے مبلغ جبرئیل سعید صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست الحاج محمد اگوبے میرے ساتھ تبلیغی دورے پر ٹوگو گئے، وہاں ایک جگہ ناجونگ (Najong) میں ہم نے دھوپ میں کھڑے ہو کر نمازظہر ادا کی۔ الحاج محمد اگوبے نے کہا ان لوگوں کے لئے مسجد بنانا ان کا حق ہے۔ بالکل چھوٹی سی نئی جماعت ہے، چھوٹا گاؤں ہے۔ چنانچہ انہوں نے بڑی مالی قربانی کرتے ہوئے ایک خوبصورت مسجد اُن کے لئے بنوادی۔ یہ الحاج صاحب اچھے امیر آدمی ہیں اور اس مسجد میں تین سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں، اب اس مسجد کے مینار بھی بن رہے ہیں۔ اور چونکہ یہ جگہ بہت دور دراز علاقے میں ہے، سامان پہنچانا مشکل ہے لیکن پھر بھی یہ الحاج صاحب خود بڑی تکلیف سے اور خرچ کر کے یہ سامان جو تعمیر کا سامان ہے وہاں پہنچا رہے ہیں۔

آئیوری کوسٹ کی صدر لجنہ کہتی ہیں کہ اس سال مجلسِ شوریٰ میں جماعت آئیوری کوسٹ کی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر مرکزی مسجد کی تعمیر کے لئے چندے کی تحریک کی گئی تو لجنہ ممبرات نے اُسی وقت ایک ایک لاکھ فرانک سیفا کا وعدہ لکھوا دیا اور کہتی ہیں کہ ہماری سیکرٹری تحریکِ جدید جو ایک مخلص احمدی ہیں انہوں نے ایک لاکھ فرانک سیفا کی فوری ادائیگی بھی کر دی۔ اُن لوگوں کے لئے یہ بہت بڑی رقم ہے۔ گو ویسے تو ان کی کرنسی میں گو ایک لاکھ ہیں لیکن صرف ایک سو پینتیس پاؤنڈ بنتے ہیں، لیکن افریقہ کے لئے بہت بڑی رقم ہے کیونکہ اُس خاتون کی چھوٹی سی سبزی کی ایک دکان تھی اور بڑی عیالدار خاتون ہیں۔

برکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بادلہ (Badala) نامی جماعت کے ایک دوست واتارا عبدالحیٔ صاحب نے ہمارے مشنری کی ایک تقریر سن کر عہد کیا کہ بیشک میں غریب ہوں اور سوائے اناج کے یعنی زمیندارہ کے اور کوئی ذریعہ معاش بھی نہیں لیکن عہد یہی ہے کہ اب ہر ماہ سو فرانک چندہ دیا کروں گا۔ ابھی اس بات کو کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ بارشوں کی کمی کا سامنا کرنا پڑا اور سارے لوگ اس کی وجہ سے پریشان ہونے لگے۔ لیکن یہ کہتے ہیں کہ جو بات سب نے میرے ساتھ مشاہدہ کی وہ میری فصل تھی جو اللہ کے فضل سے بہت اچھی تھی۔ اس بات نے میرا ایمان چندوں کے بارے میں اور بڑھا دیا اور میں نے عہد کیا کہ اب میں چھ ہزار فرانک سیفا تحریکِ جدید میں دوں گا۔ اس عہد پر بھی ابھی کچھ دن ہی گزرے ہوں گے کہ فصل کی کٹائی کی باری آ گئی اور میری فصل کی پیداوار سب سے الگ اور زیادہ تھی۔ اس پر میں نے سوچا کہ جو بھی غیر معمولی فصل ہوئی ہے وہ چندے کی برکت سے ہوئی ہے تو مَیں نے اپنے تحریکِ جدید کے چندے کو بڑھا کر بارہ ہزار فرانک کر دیا۔

برکینا فاسو کے امیر صاحب ہی لکھتے ہیں کہ سوری (Souri) نامی گاؤں کے ایک احمدی بزرگ کابورے (Kabore) صاحب خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ وہ خود بتاتے ہیں کہ ایک لمبے عرصے سے اپنی ضعیف العمری اور مختلف عوارض کی وجہ سے وہ نمازوں کی ادائیگی میں کمزور تھے اور اس بات کا ہر لمحہ اُنہیں رنج تھا۔ اس سال انہوں نے بیعت کے بعد ستّر ہزار فرانک سیفا چندوں میں ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کہ چندہ ادا کرنے کی دیر تھی کہ عرصے سے بگڑی صحت واپس آنے لگی۔ نمازوں کی کھوئی توفیق واپس آنے لگی۔ یہاں تک کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری نمازیں مع تہجد ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اور میری مالی قربانی کی برکت سے ہوا ہے کہ چندوں نے نمازوں کی بھی توفیق عطا کی۔

امیر صاحب آسٹریلیا کہتے ہیں کہ نومبر 2010ء میں جب تحریکِ جدید کے لئے نئے سال کا اعلان ہوا تو مَیں نے جو اُن کو ہدایت کی تھی اُس کی روشنی میں آسٹریلیا میں شعبہ تحریکِ جدید کی طرف سے تمام جماعتوں کو تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جماعت احمدیہ ملبورن نے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ ہم دوگنا کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے بہت محنت کی اور محض اللہ کے فضل سے پچھلے سال سے ایک سو چونسٹھ فیصد اضافہ کرتے ہوئے اپنا چندہ پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا نے پچھلے سال سے پچہتّر فیصد اضافہ کرتے ہوئے اپنا چندہ پیش کیا۔ اسی طرح اجتماعی قربانی میں بھی جماعتیں غیر معمولی طور پر آگے بڑھ رہی ہیں۔ ہمارے انسپکٹر تحریکِ جدید انڈیا لکھتے ہیں کہ فروری میں خاکسار وکیل المال صاحب کے ساتھ صوبہ تامل ناڈو کے دورے پر تھا۔ ہم لوگ جماعت احمدیہ کوئمبٹور پہنچے۔ بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں وکیل المال صاحب نے تحریکِ جدید کے اغراض و مقاصد اور پسِ منظر کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اجلاس کے بعد مسجد میں موجود تمام احبابِ جماعت سے نئے سال کے وعدے لئے گئے۔ ایک مخلص دوست کا سابقہ وعدہ بیس ہزار روپیہ تھا۔ اُن کی مالی حالت اچھی تھی۔ عموماً کیرالہ کے علاقے میں امیر لوگ ہیں۔ وکیل المال صاحب نے موصوف کو سالِ نو کے لئے ایک لاکھ روپیہ وعدہ لکھوانے کی تحریک کی۔ پہلے تو موصوف نے اپنی مجبوری کا اظہار کیا، پھر اس قربانی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اُس وقت ان کے ساتھ ان کی دو واقفاتِ نو بچیاں بھی موجود تھیں۔ انسپکٹر کہتے ہیں کہ مسجد سے نکل کر سیکرٹری صاحب تحریکِ جدید کے گھر جاتے ہی اُن کو ان صاحب کا فون آیا، جنہوں نے ایک لاکھ وعدہ کیا تھا کہ میری بڑی بیٹی کہہ رہی ہے، واقفاتِ نَو بچیاں جو ساتھ تھیں، کہ ابا جان آپ نے جو تحریکِ جدید کا وعدہ لکھوایا ہے وہ ہمارے لئے کم ہے۔ اس کو اور بڑھا کر ڈیڑھ لاکھ روپے کر دیں۔ اس لئے میرا وعدہ ڈیڑھ لاکھ لکھ لو۔

پھر تحریکِ جدید کے نمائندے نے جب کشمیر کا دورہ کیا (جو انڈیا کا کشمیر ہے)۔ تو کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ آسنور کے ایک معمر مخلص دوست سے ملاقات ہوئی۔ موصوف کی گزر بسر اور علاج معالجہ کا انحصار محدود سرکاری پنشن پر تھا۔ گزشتہ دنوں دوائیوں کا خرچ پنشن سے بھی زیادہ ہو گیا تھا۔ موصوف کے حالات کو دیکھتے ہوئے مناسب نہیں تھا کہ ہم اُن کے بجٹ میں اضافہ کرتے مگر دعا کے بعد جب ہم اُن سے رخصت ہونے لگے تو موصوف نے فرمایا آپ اپنے آنے کا مقصد تو بتائیں۔ تو یہ نمائندہ کہتے ہیں کہ خاکسار نے اُنہیں بسلسلہ اضافہ چندہ تحریکِ جدید اُن کو جو ہدایت گئی تھی اس سے آگاہ کیا تو موصوف یکلخت تازہ دم ہو کر کہنے لگے کہ جبتک میں زندہ ہوں خلیفۃ المسیح کے فرمان پر لبیک کہتا رہوں گا۔ یہ کہتے ہی اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے کہا کہ جب خدا نے میرا دنیاوی ادویات کا بجٹ بڑھا دیا ہے تو میں آخرت کے بجٹ میں کیوں کمی کروں۔ چنانچہ ان کے ارشاد کی تعمیل میں موصوف نے نہ صرف بجٹ میں اضافہ کیا بلکہ اپنا نصف چندہ اُسی وقت ادا بھی کر دیا۔

ایڈیشنل وکیل المال پاکستان لکھتے ہیں کہ سندھ میں ایک صاحب ہیں (گزشتہ دنوں جو بارشیں ہوئیں اُس کی وجہ سے سندھ کے حالات بڑے خراب ہیں)۔ اُن کا وعدہ پچاس ہزار روپے تھا، کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ فصلوں کو نقصان ہوا ہے مَیں نے اُن کے حالات کو دیکھتے ہوئے کہ وہ امیر آدمی تھے، اُن کو کہا کہ آپ کا وعدہ تو زیادہ ہونا چاہئے۔ اُس پر انہوں نے اپنا وعدہ پانچ لاکھ روپے کر دیا اور اُس کی نقد ادائیگی بھی کر دی مگر چند روز کے بعد جبکہ یہ واپس حیدر آباد آ چکے تھے۔ انہوں نے ان کو فون کیا کہ آپ خلیفۃ المسیح کے نمائندے کے طور پر میرے پاس آئے تھے اور پانچ لاکھ کا اُس وقت مَیں نے وعدہ کیا کیونکہ آپ نے میرے حالات دیکھتے ہوئے مجھے اتنا ہی بتایا تھا لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ عہدِ بیعت کا تقاضا ہے کہ اس سے بڑھ کر وعدہ کروں۔ جو موجود ہے اُس میں سے وہ دوں اور انہوں نے وہیں دس لاکھ روپے کا وعدہ کر دیا۔ گھر گئے تو اُن کی اہلیہ نے کہا کہ میرے جو زیورات ہیں وہ مَیں اپنی طرف سے تحریکِ جدید میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ ان کا فون آیا کہ اب رات کا وقت ہے اور میری اہلیہ کہہ رہی ہیں کہ ابھی جا کر مرکزی نمائندے کو یہ زیورات دے کر آؤ، رات مَیں نہیں رکھوں گی۔ تو انہوں نے ان کی اہلیہ کو فون پر سمجھایا کہ رات کا وقت ہے۔ سندھ کے حالات ایسے ہیں کہ رات کو سفر مناسب نہیں ہے، صبح مل جائے گا۔ لیکن وہ بضد تھیں کہ نہیں ابھی مَیں نے پہنچانا ہے۔ چنانچہ پھر خاوند کو مجبوراً آنا پڑا۔ لیکن جب نیت ہو گئی تو اللہ تعالیٰ کے حضور وہ چیز پہنچ جاتی ہے۔ حالات کو دیکھتے ہوئے اتنا جذباتی نہیں ہونا چاہئے۔ اگر حالات وہاں خراب ہیں تو رات کے وقت سفر مناسب نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور کچھ نہیں ہوا لیکن بہر حال احتیاط کرنی چاہئے۔ بلاوجہ اپنے آپ کو ابتلا میں بھی نہیں ڈالنا چاہئے۔

قازقستان کے ایک نومبائع دوست کے بارے میں ہمارے مبلغِ سلسلہ لکھتے ہیں کہ جماعت کی مرکزی مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک قطعہ زمین انہوں نے خرید کر دیا اور اس کے ساتھ ایک دو منزلہ زیرِ تعمیر مکان کی خرید کی۔ پھر دوسرے شہر میں بھی مسجد کی تعمیر کے لئے ایک پلاٹ خرید کر دیا۔ یہ نومبائع دوست ہیں اور مجموعی طور پر انہوں نے اس کے لئے چار لاکھ پچانوے ہزار ڈالر کی قربانی کی۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریکِ جدید لکھتے ہیں کہ تحریکِ جدید کے بارے میں ایک جگہ تحریک کی تو اُس کی برکات سننے کے بعد ایک خاتون نے ایک ہزار یورو جو زیور خریدنے کے لئے رکھے تھے وہ اُن کو پیش کر دیئے۔ جماعت جرمنی کی بہت سی لجنات نے اپنا زیور تحریکِ جدید کے لئے دے دیا۔ ایک بہن نے کمیٹی ڈالی ہوئی تھی وہ کمیٹی کی رقم ساری دے دی۔

کہتے ہیں کہ ایک جگہ مَیں دورے پر گیا تو ایک دوست نے ایک پرچی خاکسار کو دی۔ (ان کو جو سیکرٹری تحریکِ جدید تھے)۔ اُس پر لکھا ہوا تھا بیس ہزار یورو چندہ تحریکِ جدید۔ اور اس پرچی کے نیچے لکھا ہوا تھا کہ میرا نام ظاہر نہ کیا جائے۔ کہتے ہیں جب مَیں دوسری جگہ گیا تو وہاں مَیں نے یہ مثال پیش کی کہ اس طرح بھی لوگ قربانیاں دیتے ہیں۔ میٹنگ ختم ہوئی تو وہاں بھی ایک دوست نے ایک پرچی مجھے دی جس پر لکھا ہوا تھا اکیس ہزار یورو برائے چندہ تحریکِ جدید اور نیچے یہی لکھا ہوا تھا کہ میرا نام ظاہر نہ کریں۔

تو یہ چند واقعات مَیں نے لئے ہیں۔ بیشمار واقعات تھے۔ شاید اس سے بھی زیادہ ایمان افروز بعض واقعات ہوں لیکن مَیں نے کوئی خاص چن کر نہیں لئے بلکہ بغیر غور کئے لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ اب اس کے بعد حسبِ روایت گزشتہ سال کے کوائف پیش کرتا ہوں اور تحریکِ جدید کے اُٹھہتّرویں (78) سال کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس نئے سال کو بھی بیشمار برکتوں اور پھلوں سے نوازے۔

اللہ کے فضل سے گزشتہ سال جو تحریکِ جدید کا ستترواں مالی سال تھا اور اکتیس اکتوبر کو ختم ہوا۔ اب تک جو رپورٹس آئی ہیں اُن کے مطابق تحریکِ جدید کے مالی نظام میں جماعت نے چھیاسٹھ لاکھ اکتیس ہزار پاؤنڈز (6631,000 £) کی قربانی پیش کی ہے۔ الحمدللہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیارہ لاکھ باسٹھ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ صرف ایک سال میں اتنا بڑا اضافہ پہلے کبھی تحریک جدید کے چندوں میں نہیں ہوا اور یہ اضافہ چندہ دینے والوں کی تعداد میں بھی ہوا ہے اور معیارِ قربانی بھی بہت بڑھا ہے جبکہ دنیا کے معاشی حالات اور خاص طور پر یورپ کے جیسا کہ مَیں نے کہا ابتر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رقم میں بھی برکت ڈالے اور جو جماعتی منصوبے ہیں ان کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ بغیر کسی روک کے مکمل ہوتے چلے جائیں۔ جس طرح دنیا کے مالی بحران نے چندہ میں کمی نہیں کی، قربانیوں میں کوئی کمی نہیں آئی اسی طرح اللہ کرے کہ یہ مالی بحران ہمارے منصوبوں میں بھی کوئی روک نہ ڈال سکے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان نے سخت مالی حالات کے باوجود، معاشی حالات کے باوجود اپنی قربانی کا پہلے نمبر کا جو معیار قائم رکھا ہوا ہے، وہ قائم ہے۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر اس سال امریکہ ہے۔ تیسرے نمبر پر جرمنی ہے اور چوتھے نمبر پر برطانیہ (یوکے) ہے۔

پچھلے سال یوکے کا پاکستان کے بعد دوسرا نمبر تھا۔ تیسرا امریکہ کا تھا اور چوتھا جرمنی کا تھا۔ جرمنی چوتھے سے تیسرے پر آیا ہے اور بہت بڑی قربانی دے کر آیا ہے۔ کینیڈا حسبِ سابق پانچویں نمبر پر، ہندوستان چھٹے نمبر پر۔ انڈونیشیا نے بھی گو مالی لحاظ سے بہت قربانی دی ہے لیکن ہندوستان کی جماعتوں نے بھی بہت زیادہ قربانی دی ہے اس لئے انڈونیشیا ساتویں نمبر پر ہی رہا ہے۔ آسٹریلیا آٹھویں نمبر پر۔ ایک عرب ملک ہے جس کا مَیں نام لینا نہیں چاہتا، نویں نمبر پر۔ سوئٹزرلینڈ دسویں نمبر پر۔

اور فی کس ادائیگی کے لحاظ سے اُس عرب ملک کے علاوہ امریکہ ایک سو اٹھارہ پاؤنڈ فی کس کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے، پھر بیلجیم ہے۔

اور اسی طرح مقامی کرنسیوں میں بھی جو اضافہ ہوا ہے اُس میں جرمنی سب سے زیادہ وصولی کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے کہا قربانی کرنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس سال ایک لاکھ نو ہزار نئے چندہ دینے والے شامل ہوئے ہیں۔ اس طرح یہ تعداد پچھلے سال کے مقابلے پر ایک لاکھ نو ہزار بڑھ گئی اور گو اس میں ابھی بھی بہت گنجائش ہے جیسا کہ مَیں نے افریقن جماعتوں کو کہا تھا اس پر نائیجیریا نے اچھا کام کیا ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے افریقن جماعتوں میں گھانا سرِفہرست ہے۔ اس کے بعد ماریشس ہے۔ پھر نائیجیریا ہے۔ جنہوں نے نمایاں اضافہ کیا ہے اُن میں گیمبیا اور برکینا فاسو نے اچھی کوشش کی ہے۔

شاملین کی تعداد میں اضافے کے لحاظ سے نائیجیریا دنیا بھر کے ملکوں میں پہلے نمبر پر ہے۔ انہوں نے اس سال چھپن ہزار افراد کا اضافہ کیا ہے اور اس کے بعد پھر سیرالیون، آئیوری کوسٹ، برکینا فاسو وغیرہ ہیں۔

مرکزی ریکارڈ کے مطابق دفتر اول کے کل مجاہدین کی تعداد پانچ ہزار نو سو ستائیس ہے، جس میں سے تین سو چالیس خدا کے فضل سے ابھی زندہ موجود ہیں جو اپنا چندہ خود ادا کر رہے ہیں۔ باقی مرحومین کے چندے اُن کے ورثاء دے رہے ہیں۔

چندوں کے لحاظ سے پاکستان کی تین بڑی جماعتوں میں اول لاہور ہے، دوم ربوہ ہے اور سوم کراچی ہے۔ اور دس شہری جماعتوں میں راولپنڈی نمبر ایک پہ ہے، اسلام آباد نمبر دو، کوئٹہ نمبر تین، اوکاڑہ نمبر چار، حیدرآباد نمبر پانچ، پشاور چھ، میرپورخاص سات، بہاولپور آٹھ، ڈیرہ غازی خان نو اور نوابشاہ دس۔

ضلعی سطح پر قربانی کرنے والے پاکستان کے اضلاع میں سیالکوٹ نمبر ایک، عمرکوٹ نمبر دو (اس سال اس ضلع میں میرپورخاص اور عمرکوٹ میں تو بارشوں نے بہت نقصان پہنچایا ہے اور اکثر جماعتیں زمیندارہ جماعتیں ہیں لیکن پھر بھی انہوں نے اپنی قربانی کو قائم رکھا ہے) سرگودھا نمبر تین، شیخوپورہ نمبر چار، گجرات نمبر پانچ بہاولنگر نمبر چھ، بدین سات، نارووال آٹھ، سانگھڑ نمبر نو اور میرپور آزاد کشمیر اور حافظ آباد نمبر دس پر ہیں۔

امریکہ کی پہلی دس جماعتیں۔ Los Angeles اِن لینڈ ایمپائر نمبر ایک۔ پھر Detroit، پھر سیلی کون ویلی، شکاگو ویسٹ، ہیرس برگ، ڈیلس (Dalas)، لاس اینجلس ویسٹ، بوسٹن، سلور سپرنگ (Silver Spring) اور پوٹومیک (Potomac) ہیں۔

(وصولی کے لحاظ سے) جرمنی کی جماعتیں روئیڈر مارک، نوئے ایس، کولون، فلوئرز ہائم، آؤگس بُرگ، نوئے ایزن بُرگ، کارلزروئے، مہدی آباد، آلزائے اور ماربُرگ ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی جو پہلی دس لوکل امارتیں ہیں ان میں ہیمبرگ، فرینکفرٹ، گروس گیراؤ، ڈارمشٹڈ، ویزبادن، مَن ہائم، ریڈشٹڈ، ڈیٹسن باخ، آفن باخ شامل ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے یو۔کے کی پہلی دس بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں مسجد فضل لندن، نیو مالڈن، ووسٹر پارک، چیم سکنتھورپ، ماسک ویسٹ، ویسٹ ہل، بیت الفتوح، رینیز پارک اور مانچسٹر ساؤتھ شامل ہیں۔

پہلے تین ریجن جو ہیں ان میں لنڈن ریجن پہلے نمبر پر، پھر نارتھ ایسٹ ریجن اور پھر مڈلینڈ ریجن ہے۔

ادائیگی کے لحاظ سے پہلی پانچ چھوٹی جماعتیں۔ براملے اور لیوشم، لیمنگٹن سپا، وولورہیمپٹن، سپن ویلی اور کیتھلے ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی جماعتیں ایڈمنٹن، وان ویسٹ، پیس ولیج ویسٹ، سرے ایسٹ اور سسکاٹون ہیں۔

انڈیا کا گو چھٹا نمبر ہے لیکن نام اس لئے لے رہا ہوں کہ یہ وہ جگہ ہے جس میں قادیان بھی ہے اور اس جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ آپ کا شہر وہاں ہے۔ انڈیا کی جو جماعتیں ہیں اس کے صوبہ جات میں کیرالہ پہلے نمبر پر رہا ہے، تامل ناڈو دو نمبر پر، آندرا پردیش، جموں کشمیر، بنگال، کرناٹک، اڑیسہ، پنجاب، یوپی اور دہلی ہیں۔ جبکہ جماعتوں میں کیرولائی، کالی کٹ، حیدرآباد، کلکتہ، کنانور ٹاؤن، قادیان نمبر چھ پر، کوئمبٹور، چنائی، پینگاڈی اور دہلی ہیں۔

اس دفعہ بعض جماعتوں نے اپنے چندوں میں کیونکہ غیر معمولی اضافے کئے ہیں اس لئے اگرچہ تحریکِ جدید کا جو چندہ ہے یہ مرکزی چندہ ہوتا ہے اس میں مقامی ملکی جماعت کا کوئی حصہ نہیں ہوتا اور مرکز کے جو پراجیکٹ ہیں وہ انڈیا میں بھی ہیں اور باقی غریب ممالک افریقہ میں ہیں یا جو مرکزی اخراجات ہیں وہ اس سے پورے کئے جاتے ہیں لیکن اس دفعہ ان کی غیر معمولی وصولیوں کی وجہ سے جو امریکہ نے بھی تقریباً ایک لاکھ اٹھاسی ہزار پاؤنڈ کا غیر معمولی اضافہ کیا ہے۔ اس لئے ان کی ڈالروں کی جو رقم ہے اس میں سے ویسے تو ان کو حق نہیں لیکن ان کو مَیں اس دفعہ اس میں سے بھی ایک لاکھ ڈالر کا حصہ دے رہا ہوں۔ جرمنی نے تین لاکھ سے اوپر کا غیر معمولی اضافہ کیا ہے، اس لئے ان کو ڈیڑھ لاکھ یورو اس میں سے دیا جا رہا ہے اور یہ اس لئے دیا جا رہا ہے کہ امریکہ اور جرمنی میں کیونکہ مساجد کی تعمیر ہو رہی ہے یہ رقم وہ مساجد پر خرچ کریں۔ یوکے کا بھی اضافہ کافی ہے لیکن جتنا پہلی دو جماعتوں کا ہے اتنا نہیں۔ اس لئے پچاس ہزار پاؤنڈ ان کو بھی مساجد کی تعمیر کے لئے دیئے جا رہے ہیں کیونکہ اب مساجد کی طرف یہاں بھی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ مبارک کرے اور آئندہ بھی پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

ابھی نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے ایک بزرگ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی کا جنازہ ہے جو تین نومبر کو صبح تین بجے اکانوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پرانے خادمِ سلسلہ تھے۔ واقفِ زندگی تھے۔ ایڈیٹر روزنامہ الفضل رہے ہیں۔ 1920ء میں ان کی دہلی میں پیدائش ہوئی تھی۔ ان کے والد صحابی تھے جنہوں نے 1900ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کی اور ان کے دادا بھی صحابی تھے جنہوں نے 1890ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کی تھی۔ 1944ء میں مکرم دہلوی صاحب نے زندگی وقف کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے روزنامہ الفضل میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر ان کو مقرر فرمایا اور پھر پنجاب یونیورسٹی لاہور سے جنرلزم میں پوسٹ گریجویشن کروایا۔ 1946ء سے 71ء تک بطور نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل خدمت کی توفیق پائی۔ 71ء سے لے کے 88ء تک ایڈیٹر روزنامہ الفضل کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 43 سال تک الفضل قادیان، لاہور اور ربوہ کے ادارے سے وابستہ رہے۔ 46ء میں قائمقام وکیل التبشیر کے طور پر قادیان میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 47ء کے پُرآشوب حالات میں اُس وقت کے ناظر امورِ خارجہ کے ساتھ اسسٹنٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پھر 1950ء سے 1953ء کے پُرآشوب دور میں آپ نے رپورٹنگ کے حوالے سے بہت خدمات انجام دیں۔ 1960ء سے 73ء تک ماہنامہ انصاراللہ جو انصاراللہ پاکستان کا رسالہ ہے اُس کے ایڈیٹر بھی رہے۔ 74ء میں بھی صحافتی ذمہ داریاں بڑی خوش اسلوبی سے نبھائیں۔ 75ء، 76ء اور 80ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے یورپ، امریکہ، کینیڈا اور مغربی افریقہ کے دوروں پر آپ کے ساتھ جانے کی توفیق ملی۔ 82ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر گئے۔ 89ء میں خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت پر جماعت احمدیہ جرمنی میں قضا کا نظام قائم کرنے کی توفیق ملی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جو کتاب تھی Murder in the name of Allah اُس کے جو باب حضور رحمہ اللہ نے انگریزی میں لکھے تھے ان کا اردو ترجمہ آپ نے کیا۔ اسی طرح، Christianity-A Journey from facts to fiction کا اردو میں ترجمہ کیا۔ دو تین اپنی کتابیں بھی لکھیں جن میں سے ایک سفرِ حیات ہے۔

ان کے بچے عرفان احمد خان صاحب اور عثمان خان صاحب جرمنی میں ہیں اور ڈاکٹر عمران خالد ربوہ میں ہیں۔ بڑے نیک سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ ہر سال جرمنی جلسہ پر آیا کرتے تھے۔ یہاں بھی آیا کرتے تھے۔ ابھی جب دوبارہ میں گیا ہوں تو ان کی طبیعت بڑی خراب تھی، بیمار تھے، ہسپتال میں تھے لیکن جب میرے آنے کا سنا تو یہی فکر تھی کہ ہسپتال سے مَیں جلدی فارغ ہوں اور جا کے مسجد میں پیچھے نمازیں پڑھنے کا موقع ملے۔ اور پھر بہرحال آئے اور جمعہ والے دن جمعہ بھی پڑھا۔ عموماً جمعہ کے بعد یا کسی بھی نماز کے بعد مَیں مسجد میں نہیں ملا کرتا لیکن اُس دن مجھے بڑا خیال آیا کہ ان سے ملوں۔ چنانچہ جمعہ کے بعد ان سے وہیں آخری ملاقات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

پر، پرندہ اور اونٹ

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد۔ ربوہ)

1974ء کا سال آیا اور گزر گیا۔ قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی میں کارروائی ہوئی اور اس کارروائی کے دوران جماعتِ احمدیہ کے وفد سے بھی کئی روز سوالات کئے گئے۔ لیکن اس کارروائی کو باقاعدہ ضابطہ بنا کر خفیہ رکھا گیا۔ اس کے بعد آئین میں دوسری ترمیم کو منظور کیا گیا لیکن پاکستان بلکہ دنیا بھر کے لوگ اس بات سے بے خبر رہے کہ پسِ پردہ کیا سوال جواب ہوئے تھے۔ اس قومی اسمبلی کے ایک رکن شاہ احمد نورانی صاحب بھی تھے۔ 1983ء میں اس واقعہ کو نو سال گزر چکے تھے۔ شاہ احمد نورانی صاحب یورپ کے دورہ پر تھے۔ اس دوران جب وہ فرانس میں ایک تقریب میں گفتگو کر رہے تھے تو 1974ء میں ہونے والی اس کارروائی کا ذکر آ گیا۔ توقع تو یہ تھی کہ وہ یہ ذکر کریں گے کہ اس کارروائی کے دوران دونوں طرف سے کیا موقف بیان ہوا اور کیا دلائل دیئے گئے لیکن اس کی بجائے انہوں نے جو کچھ کہا وہ ہم ذیل میں روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والی خبر کے حوالے سے درج کرتے ہیں۔

''......اسلام آباد میں کئی منزلہ عمارت میں جو چاروں طرف سے بند اور ایئر کنڈیشنڈ ہے قومی اسمبلی کا اجلاس ہوتا تھا اور اسمبلی کے اجلاس کے دوران کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ اوپر سے کوئی چیز کسی بھی رکنِ اسمبلی پر پڑی ہو لیکن اس وقت کے اراکینِ قومی اسمبلی اس امر کے شاہد ہیں کہ جب مرزا ناصر احمد نے اپنا 80 صفحات پر مشتمل محضر نامہ پڑھنا شروع کیا تو کسی پرندہ کا ایک پر جو غلاظت سے بھرا ہوا تھا چھوٹے سے پنکھے سے نکل کر آہستہ آہستہ گھومتا ہوا سیدھا ناصر احمد کے محضر نامہ پر گرا اور لوگوں نے دیکھا کہ ناصر احمد کا محضر نامہ گندگی میں بھر گیا اور وہ خود بری طرح کانپ گئے اور ان کے منہ سے بے اختیار یہ نکلا ''آئی ایم ڈسٹربڈ''......۔

(روزنامہ جنگ 24 مئی 1983ء)

اُس وقت قومی اسمبلی کے ممبران کی طرف سے اس بیان کی تائید میں کوئی بیان تو سامنے نہیں آیا۔ اس کارروائی میں جماعتِ احمدیہ کے وفد کے ایک رکن مکرم و محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب بھی تھے۔ انہوں نے اس بیان کے بارے میں ایک مضمون لکھا جو اس وقت ہفت روزہ لاہور کی 18/جون 1983ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ اس تمام کارروائی کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ساتھ والی نشست پر بیٹھتا تھا۔ اور کوئی بھی رکنِ اسمبلی مجھ سے زیادہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے قریب نہیں ہوتا تھا۔ آپ نے نورانی صاحب کے اس بیان کے بارے میں تحریر فرمایا:

''......مَیں اسمبلی میں جماعتِ احمدیہ کے نمائندہ وفد کے ایک رکن کی حیثیت سے خدائے ذوالجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ بیان سراسر افتراء اور سیاہ جھوٹ ہے''۔

(ہفت روزہ لاہور 18/جون 1983ء صفحہ 5)

اس مضمون میں ایک اور بات مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے یہ تحریر فرمائی کہ اس محضر نامہ میں تو قرآنِ کریم کی کئی آیاتِ کریمہ اور بہت سی احادیث درج ہیں۔ ایسی دستاویز کے ساتھ تو اس سلوک کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے جواب میں نورانی صاحب نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

2009ء میں محمد احمد ترازی صاحب نے ایک کتاب 'تحریک تحفظ ختمِ نبوت سیدنا صدیقِ اکبرؓ سے علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی تک' تحریر کی اور اس کتاب کے صفحہ 529 پر یہ فرضی واقعہ بھی تحریر کیا اور وہ بھی نورانی صاحب کا حوالہ دے کر تحریر کیا۔ اس کتاب میں درج واقعہ کے مطابق بھی یہ 'پر' ابھی تک ایک 'پر' ہی تھا۔ نورانی صاحب کے بیان اور اس کتاب میں درج واقعہ میں اتنا فرق ضرور تھا کہ نورانی صاحب کے مطابق یہ 'پر' آہستہ آہستہ اور گھومتا ہوا جماعتِ احمدیہ کے محضر نامہ پر گرا تھا جبکہ محمد احمد ترازی صاحب کی کتاب کے مطابق یہ 'پر' اوپر سے سیدھا جماعتِ احمدیہ کے محضر نامہ پر گرا تھا۔ اور ایک اور فرق یہ بھی تھا نورانی صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ پَر جماعتِ احمدیہ کے 80 صفحات پر مشتمل محضر نامہ پر گرا تھا اور محمد احمد ترازی صاحب کے مطابق یہ 'پر' جماعت احمدیہ کے 180 صفحات پر مشتمل محضر نامہ کے اوپر گرا تھا۔ اس معمولی تضاد کے باوجود ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ اس کا ذکر کریں۔ اگرچہ اتنے برسوں میں اس 'پر' کی رفتار کچھ تیز ہو گئی تھی لیکن اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو اس دوران جماعتِ احمدیہ کے محضر نامہ نے زیادہ ترقی کی تھی جو کہ خود بخود 80 صفحات سے 180 صفحات کا ہو گیا تھا۔

لیکن اس سال یعنی 2011ء میں حالات کچھ اس تیزی سے بدلے کہ ہم اس کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس سال متین خالد صاحب نے ایک مضمون تحریر فرمایا جو کہ روزنامہ خبریں کی 7 ستمبر 1974ء کی اشاعت میں '7 ستمبر 1974ء...... پارلیمنٹ میں قادیانی شکست' اور رسالہ 'ضیاءِ حرم' کی ستمبر 2011ء کی اشاعت میں '7 ستمبر 1974ء جب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا' کے نام سے شائع ہوا۔ اس مضمون میں وہ تحریر فرماتے ہیں:

'دورانِ بحث ایک موقع پر یہ حیران کن منظر بھی دیکھنے میں آیا کہ جب قادیانی خلیفہ مرزا ناصر اپنے کفریہ عقائد کے دفاع میں دلائل دے رہا تھا کہ اچانک ایک پرندہ اُڑتا ہوا آیا اور مرزا ناصر پر بیٹ کر دی جس سے وہ نہایت سٹپٹایا اور بڑبڑاتا ہوا تھوڑی دیر کے لئے اسمبلی سے باہر چلا گیا۔ جس نے بھی یہ منظر دیکھا وہ ششدر رہ گیا کہ جدید عمارت کے بند کمرہ میں اچانک پرندہ کیسے آ گیا؟ اور پھر پرندہ کا صرف مرزا ناصر کو تارگٹ کرنا بھی باعثِ تعجب تھا۔'

ایک اور بات کا ذکر کرتے جائیں محمد احمد ترازی صاحب کی مذکورہ کتاب کا تعارفی نوٹ متین خالد صاحب نے لکھا تھا اور وہ نوٹ اس کتاب کی پشت پر شائع ہوا تھا اور اس نوٹ میں متین خالد صاحب نے ترازی صاحب کی کتاب کی تعریف میں بہت کچھ لکھا تھا۔ اب یہ ملاحظہ کریں کہ اس 'پر' نے چند سالوں میں کتنی ترقی کر لی ہے۔ 2009ء تک یہ 'پر' صرف ایک 'پر' ہی تھا لیکن اس سال اس 'پر' نے ایک جیتے جاگتے پرندے کا روپ دھار لیا۔ پہلے یہ 'پر' محضر نامہ پر گرا اور پھر وہیں رہ گیا۔ لیکن اس سال یہ 'پر' اڑتا ہوا خدا جانے کہاں چلا گیا۔ اور تو اور اب اس کا ٹارگٹ بھی تبدیل ہو گیا ہے۔ بہت خوب!

ذرا تصور کریں کہ نورانی صاحب نے تو بے پَر کی اڑاتے ہوئے ایک پَر ہی بنایا تھا لیکن متین خالد صاحب نے اس 'پَر' سے پورا پرندہ بنا لیا۔

کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بال کی کھال اتارتے ہیں۔ اب یہ اعتراض کر دیں گے کہ بھلا ایک 'پر' سے پرندہ کیسے بن سکتا ہے؟ حالانکہ اس مسئلہ کو مشتاق یوسفی صاحب ہمیشہ کے لئے حل کر گئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ایک دوست کو وظیفے پڑھنے کا شوق ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ اپنی کرامات بھی بیان کرتے رہتے تھے۔ ایک دن وہ مجلس میں بیان کر رہے تھے کہ مَیں وظیفہ پڑھ رہا تھا کہ کمرے کا فرش شق ہوا اور اس میں سے ایک درخت نکلا اور اس درخت کی ہر شاخ پر ایک پرندہ نمودار ہوا۔ اور ہر شاخ پر ایک لال رنگ کا طوطا بیٹھا ہوا تھا۔ اس پر مشتاق یوسفی صاحب سے رہا نہ گیا اور بے اختیار کہہ اُٹھے 'لال رنگ کا طوطا؟' (یعنی طوطا تو سبز رنگ کا ہوتا ہے)۔ اس پر ان کے ایک اور دوست کہنی مار کر کہنے لگے کہ 'باقی باتیں کون سی سائنس کے مطابق ہو رہی ہیں جو تمہیں لال رنگ کے طوطے پر اتنی حیرت ہے۔'

ہمیں تو یہ خدشہ ہے کہ کچھ سالوں بعد متین خالد صاحب یہ نہ لکھ دیں کہ اصل میں اس روز قومی اسمبلی میں ایک اونٹ اڑتا ہوا نہ جانے کہاں سے آ گیا تھا۔ اور اس اونٹ کے دو پر تھے۔ (چار بھی ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں)۔ اور یہ اونٹ اس ماحول میں بہت جلد گھل مل گیا تھا کیونکہ اس شترِ بے مہار کی بھی کوئی کل سیدھی نہیں تھی۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

تنزانیہ میں تجارتی میلے میں احمدیہ بکسٹال

(رپورٹ: وسیم احمد خان مربی سلسلہ تنزانیہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ تبلیغ کے میدان میں مختلف وسائل بروئے کار لاتے ہوئے پیغامِ حق پہنچانے کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ جن میں سے ایک ذریعہ مختلف تجارتی و زرعی میلوں میں دینی کتب پر مشتمل بکسٹال کا اہتمام کرنا ہے۔

ہر سال جولائی کے مہینے میں تنزانیہ کے ساحلی شہر دارالسلام میں بڑے پیمانے پر تجارتی میلے کا اہتمام کیا جاتا ہے جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ عالمی میلہ بن چکا ہے کیونکہ اس میلے میں شامل ہونے کے لئے کثرت سے لوگ دیگر ممالک سے بھی آتے ہیں۔ جماعت احمدیہ تنزانیہ گزشتہ کئی دہائیوں سے اِس میلے میں اپنا بکسٹال لگاتی ہے جس کے ذریعہ ہزاروں افراد تک پیغامِ حق پہنچتا ہے۔ امسال یہ تجارتی میلہ یکم تا 10 جولائی کو سبع سبع کے مقام پر منعقد ہوا جو ایک تاریخی مقام ہے۔ احمدیوں نے اپنے بکسٹال کے لئے مخصوص جگہ کو وقارِ عمل کے ذریعہ صاف کیا اور کمرہ کو رنگ و روغن کیا اور دیواروں پر جماعتی سلوگن لکھے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بڑی تصویر Main Entrance کے قریب رکھی گئی تھی جبکہ خلفاء کی تصاویر سامنے والی دیوار پر آویزاں تھیں۔ MTA کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ مخصوص کی گئی تھی جہاں مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ پردہ کا انتظام تھا۔

امسال بکسٹال پر قرآن کریم مع ترجمہ سواحلی زبان، قرآن کریم معہ دیگر زبانوں میں تراجم، سواحیلی زبان میں ایک سو مختلف موضوعات پر مشتمل دینی کتب، انگریزی، عربی اور اردو میں طبع شدہ دینی کتب، جماعت احمدیہ تنزانیہ کا اخبار "Mapenzi Ya Munau" یعنی ''خدا کی محبت'' جو 1936ء سے شائع ہو رہا ہے اور پہلا اسلامی و دینی اخبار ہے جو 1936ء میں ٹانگانیکا (موجودہ تنزانیہ) سے جماعت احمدیہ نے شائع کرنا شروع کیا تھا۔ علاوہ ازیں تلاوت قرآن کریم، نظموں اور تبلیغی تقریروں پر مشتمل CDs اور DVDs بھی رکھی گئی تھیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس میلے کے دوران قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کے 97 نسخے، سواحیلی زبان میں 1944 کتب اور پچاس دیگر زبانوں میں کتب فروخت ہوئیں جن سے تین ملین ایک لاکھ اڑتالیس ہزار سے زیادہ تنزانین شلنگ کی رقم حاصل ہوئی۔ CDs کی فروخت سے آٹھ لاکھ پندرہ ہزار تنزانین شلنگ کی رقم حاصل ہوئی۔

جماعتی تعارف پر مشتمل ایک پمفلٹ بھی شائع کیا گیا تھا جو ہر آنے والے کو مفت دیا گیا۔ قریباً تیس ہزار افراد نے ہمارے سٹال کا دورہ کیا۔ امسال خصوصاً نوجوانوں اور عرب قوم سے تعلق رکھنے والی مستورات کی آمد نمایاں رہی جنہوں نے کتب خریدیں اور سوالات بھی کئے۔ سوالات کے جواب ملنے پر اکثر نے اطمینان کا اظہار کیا اور شکریہ ادا کیا۔ MTA سے متعلق بھی معلومات متعدد افراد نے حاصل کیں۔ بعد میں مشن ہاؤس آ کر بھی کئی لوگوں نے کتب خریدیں۔ ہمارے سٹال پر تشریف لانے والوں میں تنزانیہ میں موجود پاکستانی ہائی کمیشن کے ہائی کمشنر بھی شامل ہیں جنہوں نے جماعتی خدمات پر خوشی کا اظہار کیا۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر2

رہی تھیں، ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے محبوب امام کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ یہ لوگ صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ احباب کی آمد کا سلسلہ صبح سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اوسلو شہر اور اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ Kristiansand شہر سے تین صد کلومیٹر سے زائد سفر کر کے احباب حضور انور کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔ ناروے کے نارتھ کے علاقہ کے ایک شہر Tromso سے بھی احباب 545 کلومیٹر کا سفر طے کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے بیت النصر پہنچے تھے۔ ہر کوئی خوشی و مسرّت سے معمور تھا، جذبات پر قابو پانا مشکل تھا۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مبلغ سلسلہ ناروے مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب نے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ اور ایک طفل عزیزم جاذب احمد نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ایک بچی عزیزہ سبیکہ شاہد نے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے سب عشّاق کو السلام علیکم کہا اور رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

سپیشل پولیس فورس کے افسران میں سے ایک افسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رہائشی حصہ کے بیرونی دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور بتایا کہ انہیں حکام بالا کی طرف سے یہی ہدایت ہے کہ جب تک خلیفۃ المسیح کا ناروے میں قیام ہے، 24 گھنٹے اپنی ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دینے ہیں۔

حکومت کی طرف سے مہیا کردہ دونوں گاڑیاں بھی حضور انور کے قیام کے دوران 24 گھنٹے مشن ہاؤس میں موجود رہیں گی اور حضور انور جہاں بھی تشریف لے جائیں گے، انہی گاڑیوں پر سفر کریں گے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت النصر'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

مسجد میں ایک طرف کچھ آرام دہ کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے جو آرام دہ کرسیاں رکھی ہیں اس سے کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے لوگوں کو آرام کی عادت پڑ جائے گی۔ بچوں، نوجوانوں کو چوٹ لگ جائے تو کل کو وہ بھی نماز کے لئے ایسی آرام دہ کرسی تلاش کریں گے اس لئے عام کرسیاں یہاں رکھیں۔ ورنہ نماز کے لئے جو مجاہدہ ہے وہ ختم ہو جائے گا اور نماز کا احترام جاتا رہے گا۔

مسجد بیت النصر کمپلیکس کا معائنہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر اور اس سارے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا۔

مسجد کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ اس کمپلیکس میں دس سے زائد دفاتر بنائے گئے ہیں۔ اس کمپلیکس کی مختلف گیلریوں میں دیوار کے دونوں جانب جماعتی Events کی مختلف مواقع کی تصاویر لگائی گئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناروے کے دورہ جات کو اور اہم پروگراموں کو ان تصاویر کے ذریعہ ظاہر کیا ہے۔

اسی طرح جلسہ سالانہ قادیان، جلسہ سالانہ یوکے، جلسہ سالانہ جرمنی، جلسہ سالانہ غانا اور دنیا بھر کے مختلف ممالک میں خلافت جوبلی کے حوالہ سے اہم پروگرام جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ ان سب اہم مواقع کی تصاویر 40X14 انچ اور 60X14 انچ کے سائز میں دیواروں پر آویزاں کی گئی ہیں۔ تصاویر کا یہ سارا کام مکرم عمیر علیم صاحب انچارج مرکزی شعبہ مخزن تصاویر یوکے نے سرانجام دیا ہے۔ موصوف نے مسجد بیت النصر کے افتتاح سے دس دن قبل یہاں پہنچ کر یہ کام مکمل کیا۔

مختلف گیلریوں اور اندرونی راستوں سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ تصاویر ملاحظہ فرمائیں۔ حضور انور نے سیکیورٹی روم کا معائنہ فرمایا اور اس عمارت کے مختلف حصوں میں نصب سیکیورٹی کیمروں کا فنکشن دیکھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے باہر کے حصہ کا معائنہ فرمایا۔ مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ کھڑکیوں کے ساتھ دیوار پر جو نشان ہیں، یہ مخالفین کے پتھر پھینکنے کی وجہ سے پڑے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''یہ پتھر اس لئے پڑتے ہیں تا کہ پھل گریں''۔

بیرونی معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں نماز عصر کی ادائیگی کے بعد خواتین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ سبھی نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے بیرونی لان میں تشریف لے آئے اور مسجد کے پلاٹ کی حدود کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب ناروے نے بتایا کہ یہ دو پلاٹ ہیں۔ ایک پر مسجد اور یہ سارا کمپلیکس تعمیر ہوا ہے اور دوسرا پلاٹ کمرشل پلاٹ ہے جہاں بعد میں حسب ضرورت تعمیرات ہوں گی۔

حضور انور نے جماعتی کچن کا بھی معائنہ فرمایا جہاں خواتین کی ایک ٹیم شام کا کھانا تیار کر رہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت کچن کے اندر تشریف لے گئے اور خواتین کی اس ٹیم کو ہدایت دی کہ جو یہاں کام کر رہی ہیں آخر تک یہی کھانا پکائیں۔ اب آپ میں کوئی اضافہ نہ ہو، کسی نئی ممبر کو شامل نہ کریں۔

کچن کے ساتھ ہی ایک ڈائیننگ ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس ہال اور اِس سے ملحقہ سٹور کا بھی معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسرور ہال میں تشریف لے آئے۔ یہ وسیع و عریض ہال مختلف جماعتی فنکشن اور اِن ڈور گیمز کے لئے بنایا گیا ہے۔ بوقت ضرورت اس میں 850 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

مسجد کے بیرونی گیٹ کے ساتھ ہی مَردوں اور خواتین کے لئے سیکیورٹی چیک کا علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا ہے اور باقاعدہ سکیننگ کے لئے مشینیں نصب کی گئی ہیں۔ اور گزرنے کے لئے سکیننگ ڈور لگائے گئے ہیں۔ حضور انور معائنہ کے دوران یہاں بھی تشریف لے گئے اور یہاں پر ڈیوٹی والے احباب سے گفتگو فرمائی۔

لنگر خانہ اور کھانا کھلانے کے لئے مارکی کا انتظام مسجد کے بیرونی احاطہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور یہاں کام کرنے والے کارکنان سے از راہ شفقت گفتگو فرمائی اور باری باری سب سے دریافت فرمایا کہ پاکستان سے کس جماعت سے تعلق ہے، کہاں سے آئے ہیں اور کھانا پکانا کہاں سے سیکھا ہے۔ لنگر خانہ / کچن کے معائنہ کے بعد حضور انور نے کھانے کی مارکی کا بھی معائنہ فرمایا اور جملہ انتظامات دیکھے۔ اس معائنہ کے دوران بھی حکومت ناروے کی طرف سے مقرر کردہ پولیس افسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی پر رہے۔

معائنہ کے بعد پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت النصر'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حکومت ناروے نے سپیشل پولیس فورس کے تین افسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیکورٹی پر متعین کئے ہیں۔ ایک ہر وقت حضور انور کی گاڑی کی حفاظت پر متعین ہے۔ اور ایک حضور انور کی رہائش کے باہر چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر متعین ہے۔ جب کہ تیسرا پولیس افسر راؤنڈ کر کے نگرانی کرتا رہتا ہے۔ ہر وقت تین افسران رہتے ہیں اور اپنے شیڈول کے مطابق تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

اس ''سپیشل پولیس فورس'' کے انتظام کے علاوہ ''اوسلو پولیس'' نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں عارضی طور پر اپنا پولیس سٹیشن قائم کیا ہے اور چوبیس گھنٹے اسلحہ سے لیس چھ پولیس والے ڈیوٹی پر مامور ہیں۔

اس کے علاوہ مسجد کے اردگرد تین سے چار پولیس کی سول گاڑیاں چکر لگاتی رہتی ہیں۔ اوسلو پولیس کے ڈائریکٹر نے فون پر جماعتی انتظامیہ سے مستقل رابطہ رکھا ہوا ہے اور اپنا موبائل فون نمبر بھی دیا ہوا ہے کہ خواہ رات کا کوئی وقت ہو، جب بھی ضرورت ہو اُن کو فون کر لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس دورہ کے دوران حکومت ناروے نے غیر معمولی تعاون کیا ہے اور بہت زیادہ سہولتیں مہیا کی ہیں اور سیکورٹی بھی انتہائی اعلیٰ مہیا کی ہے جو صرف بعض خاص حکومتوں کے اہم سربراہان کو دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ملک ناروے

ملک ناروے دنیا کے انتہائی شمال میں برّ اعظم یورپ کے سکنڈے نیوین ممالک میں سے ایک ہے۔ اس کے مشرق میں سویڈن، فن لینڈ اور رشیا ہے، شمال میں بحر منجمد شمالی، مغرب میں بحیرہ ناروے اور جنوب میں بحیرہ شمالی کا ایک حصہ ہے۔

ناروے کا رقبہ ایک لاکھ 53 ہزار مربع میل ہے اور آبادی پانچ ملین ہے۔ ملک کے مخصوص جغرافیہ کی وجہ سے مئی کے دوسرے ہفتے سے جولائی کے آخری ہفتہ تک ناروے کے شمالی، نارتھ کیمپ میں چوبیس گھنٹے مسلسل سورج نظر آتا رہتا ہے۔ جب کہ 18 نومبر سے 23 جنوری تک اس علاقے میں سورج بالکل دکھائی نہیں دیتا اور اندھیرا چھایا رہتا ہے۔

سکنڈے نیوین ممالک میں سب سے پہلے احمدیت کا پیغام سویڈن میں 1956ء میں پہنچا۔ جہاں سے سارے سکنڈے نیویا میں احمدیت کی تبلیغ شروع ہوئی اور ناروے کے اخبارات نے بھی احمدی مبلغ مکرم سید کمال یوسف صاحب کے آنے کا ذکر کیا۔ ناروے میں پہلی بیعت مکرم نور احمد صاحب بولستاد کی ہوئی۔ آپ کو فروری 1957ء میں 16 سال کی عمر میں قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اُس وقت ایک عیسائی اخبار Vart Hand نے اپنی 15 فروری 1957ء کی اشاعت میں لکھا کہ ''ایک نارویجین مسلمان ہو گیا''۔

مکرم نور احمد بولستاد صاحب جو ناروے کے پہلے احمدی تھے، آنریری مبلغ کے طور پر خدمات بجالاتے رہے، سیکرٹری مشن ناروے کے طور پر بھی کام کیا۔ ناروے کے مختلف سکولوں میں جا کر اسلام پر لیکچرز دیتے رہے، کچھ عرصہ اوسلو جماعت کے صدر بھی رہے۔ بعد ازاں بطور نائب امیر بھی ان کا تقرر رہا۔ کچھ عرصہ موصوف جماعت ناروے کے امیر جماعت بھی رہے۔ قرآن کریم کے نارویجین زبان کے ترجمہ کی توفیق بھی انہیں عطا ہوئی۔ ان کی ایک اور خدمت رسالہ "Active Islam" کے نارویجین حصہ کی تدوین ہے۔ آجکل موصوف نارویجین ترجمہ قرآن کریم کی نظر ثانی کر رہے ہیں۔

ناروے جماعتی لحاظ سے آغاز میں سویڈن اور پھر ڈنمارک کے ماتحت رہا۔ 1980ء میں ناروے میں باقاعدہ مشن نے کام شروع کیا اور مکرم کمال یوسف صاحب کا باقاعدہ ناروے کے لئے تقرر ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1975ء، 1978ء اور 1980ء میں ناروے کے دورے فرمائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جولائی اگست 1982ء میں ناروے کا پہلا دورہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ متعدد مرتبہ ناروے تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ستمبر 2005ء میں ناروے کا پہلا دورہ فرمایا۔

جماعت احمدیہ ناروے نے اپنے پہلے سینٹر اور مرکز کے لئے ایک عمارت 1980ء میں خریدی۔ یہ عمارت اوسلو شہر کے وسط میں ناروے کے مشہور پارک Frogner کے قریب Frogner Street پر واقع ہے۔ یہ بلڈنگ بطور مشن ہاؤس صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت خریدی گئی تھی۔ اس عمارت کے ایک حصہ کو مسجد کے طور پر مخصوص کیا گیا جب کہ باقی عمارت کو بطور دفاتر، لائبریری اور رہائش کے طور پر استعمال کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ''مسجد نور'' رکھا۔ حضورؒ نے اپنے 1980ء کے دورہ کے دوران یکم اگست 1980ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔ اُس وقت سے یہی عمارت بطور جماعتی مرکز استعمال ہو رہی ہے۔ اب جماعت کا مرکز نئی جگہ ''مسجد بیت النصر'' میں منتقل ہو گیا ہے۔

30 ستمبر جمعۃ المبارک کا دن ''مسجد بیت النصر'' اور جماعت کے اس نئے سینٹر کے افتتاح کا دن ہے۔ مسجد بیت النصر اور اس نئے سینٹر کے حوالہ سے تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ العزیز 30 ستمبر کی رپورٹ میں شامل ہو گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد اوسلو (ناروے) میں 26 ستمبر 2011ء کو ہوئی۔ اسی دن رات بارہ بجے سے قبل اوسلو میں Northern Lights دیکھی گئیں۔ Northern Lights دیکھے جانے کا علاقہ ناروے کا شمالی علاقہ ہے جو کہ اوسلو سے 2141 کلومیٹر دُور ہے اور ناروے کے جنوب اوسلو میں کبھی کبھار شاذ کے طور پر ہی یہ Lights دیکھی جاتی ہیں۔

ایک نارویجین اخبار نے اپنے ایک آرٹیکل میں ان روشنیوں کے اوسلو کے آسمان پر دیکھے جانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ یہ نظّارہ بہت عجیب تھا، گویا کہ آسمان نے اپنے دروازے کھول دیئے ہیں۔ سبز، سرخ اور نیلے رنگ کی روشنیاں آسمان پر جھوم رہی تھیں۔ Northern Light Observatory کے سربراہ Truls Lynne نے کہا کہ اتنے لوگوں نے

اتنی خوبصورت اور صاف روشنی پہلے نہیں دیکھی۔ اوسلو میں کبھی کبھار ہی یہ روشنی دیکھی جاتی ہے۔

آج رات اوسلو کے آسمان پر جو یہ ظاہری روشنیاں ظاہر ہوئی ہیں، یہ اس بات کا پیش خیمہ ہیں کہ اب انشاء اللہ العزیز خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم جو اس سرزمین پر پڑے ہیں اور ''مسجد بیت النصر'' نے اپنے دروازے کھولے ہیں، اب توحید الٰہی کا نُور اور خدائے واحد سے ملانے والی روحانی روشنیاں اس مسجد سے نہ صرف اوسلو کے آسمان پر بلکہ پورے ملک کے افق پر بڑی شان سے ظاہر ہوں گی اور سارے ملک کو الٰہی نور سے روشن کر دیں گی۔ یہی تقدیر الٰہی ہے اور انشاء اللہ العزیز یہ نارویجین قوم بھی ایک دن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشمہ سے سیراب ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے گی۔ اور ''مسجد بیت النصر'' سارے ملک میں امن کے قیام اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنے گی۔

27ستمبر2011ءبروز منگل:

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''مسجد بیت النصر'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نارویجین پارلیمنٹ کا وزٹ

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ممبر پارلیمنٹ Are Helseth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نارویجین پارلیمنٹ کے وزٹ کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ آج پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور حکومت کی طرف سے مہیا کردہ VIP گاڑیوں اور پولیس کے خصوصی Escort میں پارلیمنٹ کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ ناروے میں پارلیمنٹ کے لئے Storting کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ قریباً بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پارلیمنٹ ہاؤس تشریف آوری ہوئی تو پارلیمنٹ سے باہر ممبر پارلیمنٹ Are Helseth اور ممبر پارلیمنٹ Eldegard نے دیگر ممبران پارلیمنٹ اور چیئر مین Nato کمیٹی Kjell Engebrethseu کے ہمراہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کروایا۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ناروے کے بادشاہ کا محل ہے۔ Mr. Helseth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس محل کا تعارف کروایا اور بتایا کہ ملک، حکومت کو چلانے کا انتظام وزیراعظم اور پارلیمنٹ کرتی ہے۔ بادشاہ کا اس میں کوئی Active رول نہیں ہوتا۔ جب موصوف ممبر پارلیمنٹ حضور انور کو تعارف کروا رہے تھے تو اس دوران سامنے سڑک اور فٹ پاتھ پر گزرنے والے بہت سے مقامی لوگ اور خواتین کھڑے ہو کر حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھتے رہے اور جب تک حضور انور باہر موجود رہے، یہ لوگ بھی کھڑے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پارلیمنٹ کے اندر خواہ کوئی شخص کتنا بھی بڑا عہدہ رکھتا ہو اس کے ساتھ آنے والوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ کنٹرول دروازے سے اپنی تلاشی اور سکینگ کروا کر گزریں۔ مگر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جانے والے وفد میں سے کسی ایک کی بھی چیکنگ نہیں کی گئی اور نہ ہی سکینگ ڈور سے گزارا گیا۔ پھر پارلیمنٹ کو وزٹ کرنے والے ہر شخص کو رجسٹر کر کے اس کے نام کا کارڈ جاری کیا جاتا ہے جو وہ نمایاں جگہ پر لگا کر رکھتا ہے جب تک وہ اندر رہتا ہے۔ لیکن اس پراسس سے بھی سارے وفد کو مستثنیٰ کر دیا گیا تھا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ پارلیمنٹ کا وزٹ کروایا گیا۔

ممبر پارلیمنٹ Are Helseth حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے ساتھ پارلیمنٹ کے مختلف حصوں میں لے گئے۔ وہ ہال جہاں پارلیمنٹ کا اجلاس ہوتا ہے، حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ پارلیمنٹ کے کُل 169 ممبر ہیں اور اس وقت حکومتی پارٹی کے 89 ممبر ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر تو اپوزیشن بڑی سخت ہوگی۔ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ اپوزیشن کافی سخت ہے اور وزیر اعظم کو سخت سوالات کا جواب دینا پڑتا ہے۔

موصوف نے پارلیمنٹ ہاؤس کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس وقت میڈیا اور پریس کے 270 جرنلسٹ پارلیمنٹ کے اجلاسات اور دوسرے مختلف پروگراموں کی Coverage دینے کے لئے پارلیمنٹ سے وابستہ ہیں اور آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کے بیٹھنے کے لئے پارلیمنٹ میں مخصوص جگہ ہے۔

پارلیمنٹ کے سٹیج کے پیچھے دیوار پر ایک بہت بڑی تصویر لگوائی گئی ہے جس میں ایک شخص کرسی پر بیٹھا ہے گویا کسی اجلاس کی صدارت کر رہا ہے۔ اس کے دائیں بائیں کچھ لوگ ہیں اور باقی چند لوگ سامنے بیٹھے ہیں۔ موصوف Helseth نے اس تصویر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ 1814ء میں ناروے کا آئین (Constitution) پہلی بار بنا تھا۔ یہ اُس موقع کی ایک تصویر پینٹنگ کی صورت میں تیار کر کے لگوائی گئی ہے۔

ایک ہال میں ناروے کے مختلف بادشاہوں کی تصاویر دیواروں پر آویزاں تھیں۔ اسی طرح ایک ہال میں جن لوگوں نے ناروے کا آئین بنایا تھا، اُن کی تصاویر آویزاں کی گئی ہیں۔ موصوف ممبر پارلیمنٹ نے وزٹ کے دوران ان ہالوں میں ہونے والے پروگراموں اور میٹنگز کا بھی تعارف کروایا۔

حضور انور کے اس سوال پر کہ ان کیمرہ بھی آپ کے اجلاس ہوتے ہیں، ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ پارلیمنٹ کے اجلاس تو Open ہی ہوتے ہیں، سارا پریس اور میڈیا موجود ہوتا ہے اور coverage دیتا ہے۔ لیکن کمیٹی کی میٹنگز open نہیں ہوتیں بند کمرہ میں ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پارلیمنٹ ہاؤس کی بہت عمدہ طرز تعمیر اور مختلف ہالوں اور کمروں کا اندر سے خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن اور پھر مختلف رنگوں کے امتزاج کی تعریف کی۔ موصوف ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ ناروے کی قدیم قوم Vikings جو کشتیاں اور بادبانی جہاز بناتے تھے اور سمندری سفروں میں استعمال کرتے تھے، پارلیمنٹ ہاؤس کی چھتوں کے اندرونی حصوں میں اور ستونوں میں ان کی کشتیوں کے ڈیزائن کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔

نارویجین پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ سے ملاقات

ناروے میں پارلیمنٹ کا سپیکر، پریذیڈنٹ پارلیمنٹ کہلاتا ہے۔ نارویجین پارلیمنٹ کے موجودہ پریذیڈنٹ Mr. Terje Anderson نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا تھا چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پریذیڈنٹ پارلیمنٹ کے دفتر میں تشریف لے گئے جہاں پریذیڈنٹ نے حضور انور سے ملاقات کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پریذیڈنٹ کو جماعت کا تفصیلی تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد ہوئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جس مسیح اور مہدی نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور جماعت کی مختصر تاریخ بتائی اور فرمایا کہ اس وقت دوسو ممالک میں جماعت پھیل چکی ہے اور ہر جگہ ہم امن اور سلامتی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

حضور انور نے بتایا کہ انسانیت کی قدریں بحال کرنا، اس چیز کی اس زمانہ میں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ حضور انور نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا یہی مقصد تھا کہ ایک تو بندے کو اس کے پیدا کرنے والے سے ملانا، اُس کے خالق کی پہچان کروانا اور دوسرے بندوں کو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا کہ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ یہی کام جماعت احمدیہ دنیا بھر میں کر رہی ہے۔ حضور انور نے تفصیل سے بتایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ دنیا میں کیا کچھ کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدمت بنی نوع انسان کے بارہ میں بتایا۔

پریذیڈنٹ صاحب نے حضور انور سے دریافت کیا کہ شیعہ اور سنّی میں کیا فرق ہے۔ حضور انور نے تفصیل سے یہ فرق بتایا۔ مسلمانوں کے فرقوں کا بھی ذکر ہوا۔ حضور انور نے بتایا کہ مسلمانوں کے 72 فرقے ہیں جس طرح یہودیوں کے فرقے بنے تھے اور اب بھی ہیں اور جس طرح عیسائیوں میں بھی کئی فرقے بن چکے ہیں۔

پریذیڈنٹ صاحب نے خود اس بات کا ذکر کیا کہ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح آگیا ہے جب کہ یہودی کہتے ہیں کہ نہیں آیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بالکل ٹھیک ہے، اس آخری زمانے میں بھی جس مسیح نے آنا تھا وہ آپ کی ہی دلیل کے مطابق آچکا ہے۔

موصوف پریذیڈنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ نے برٹش پارلیمنٹ میں Money Crisis پر لیکچر دیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مختلف موضوعات پر وہاں بات کی تھی ان میں Money Crisis کا بھی ذکر آیا تھا۔ اس کی بنیاد انٹرسٹ ریٹ پر ہے۔ اس پر موصوف نے کہا کہ ہمارے ہاں بھی یہی سوال اٹھ رہا ہے۔ انٹرسٹ ریٹ کی وجہ سے ساری دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے۔ قرضے لیتے ہیں اور بعد میں ادا نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے تیسری دنیا کے بارہ میں یہ تھا کہ انسان قرض لیتا ہے اور ساری زندگی قرضے میں ہی گزارتا ہے اور پھر قرضے میں ہی مرتا ہے۔ اب ترقی یافتہ ممالک میں بھی یہی صورتحال بنتی نظر آرہی ہے۔ اس پر موصوف نے کہا کہ ناروے میں تو قرضے دے کر مرتے ہیں۔

حضور انور نے آخر پر بتایا کہ مختلف ممالک کے سفر کرتا ہوں، ان ممالک کے صدران، پرائم منسٹرز، اسمبلی کے سپیکرز اور دوسری سرکردہ شخصیات ملتی ہیں اور بڑے اچھے طریق سے احترام کے ساتھ ملتے ہیں۔

آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے قرآن کریم کا نارویجین ترجمہ اور مسجد بیت النصر کا کرسٹل ماڈل بطور تحفہ دیا۔ یہ ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Are Helseth جنہوں نے پارلیمنٹ ہاؤس کا وزٹ کروایا تھا، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اُس ہال (کانفرنس روم) میں لے گئے جہاں وزیر اعظم اپنی کابینہ کے ساتھ میٹنگ کرتا ہے۔

پارلیمنٹ ہاؤس میں استقبالیہ تقریب میں خطاب

یہاں ممبر پارلیمنٹ Are Helseth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک Reception کا اہتمام کیا تھا۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور انور کو ناروے تشریف لانے پر خوش آمدید کہا اور حکومت ناروے کی طرف سے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ آج ہمارے لئے خوشی کا موقع ہے اور ایک تاریخی موقع ہے کہ خلیفۃ المسیح ہماری پارلیمنٹ میں تشریف لائے ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں 22 جولائی 2011ء کو پیش آنے والے سانحہ کا بھی ذکر کیا جس میں 77 نارویجین، جن میں بچے، نوجوان، بوڑھے بھی شامل تھے، کو بڑی بیدردی سے قتل کر دیا گیا تھا۔ موصوف نے کہا کہ گو اس سانحہ کے بعض زخم اتنے گہرے ہیں کہ شاید کبھی مندمل نہ ہو سکیں تاہم اس کے باوجود حکومت ناروے کا پختہ ارادہ ہے کہ جمہوری پروگراموں کو جاری رکھیں۔ اپنے اس ایڈریس کے آخر میں موصوف ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور کی خدمت میں ایک سووینئر بطور تحفہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بڑی محبت کے ساتھ یہاں آنے کی دعوت دی اور پھر مجھے پارلیمنٹ کا وزٹ بھی کروایا۔ مجھے پریذیڈنٹ پارلیمنٹ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

ناروے میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کا حضور انور نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے ہی دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف ہے اور اس کی مذمت کرتی رہی ہے۔ ہماری کمیونٹی کو بھی مختلف ممالک میں ظلم اور دہشت گردی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ناروے میں جو چند ماہ قبل دہشت گردی کا واقعہ پیش آیا تھا اور بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئی تھیں ہم اس پر آپ سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور مَیں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان ہلاک ہونے والوں پر اپنا رحم فرمائے اور پیچھے رہ جانے والے ان کے لواحقین کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی تکالیف دُور فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف ممبر پارلیمنٹ کو ''مسجد بیت النصر'' کا کرسٹل کا بنا ہوا سووینئر پیش کیا۔ اسی طرح اس تقریب میں شامل ہونے والے بعض دیگر ممبران پارلیمنٹ کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بطور تحفہ سووینئر عطا فرمائے۔

بعد ازاں چائے، کافی کے دوران بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران پارلیمنٹ سے گفتگو فرمائی۔ نارتھ ناروے اور نارتھ پول کے متعلق بھی بات ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دورہ نارتھ ناروے کا بھی ذکر ہوا۔

ممبر پارلیمنٹ Eldegard نے حضور انور کو بتایا کہ ''لیبر پارٹی'' نے اپنی سالانہ کانفرنس میں انڈونیشیا میں جماعت

احمدیہ پر ہونے والے مظالم کے خلاف قرارداد پاس کی تھی اور اُس وقت سے ناروے کی وزارت خارجہ انڈونیشیا کے ساتھ رابطہ رکھے ہوئے ہے اور ہم اس پر کام کر رہے ہیں کہ اس کی کیسے روک تھام کی جائے اور احمدیوں کو سیکیورٹی فراہم کی جائے۔

دوران گفتگو Mr. Are Helseth نے جماعت ناروے کی تعریف کی اور ایک احمدی دوست فواد محمود خان صاحب کے بارہ میں کہا کہ ہم اس سے خوش اور مطمئن ہیں۔ یہ ہماری پارٹی کے لئے بہت وقت دیتا ہے اور کام کرتا ہے اور ہمارا اچھا ساتھی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ابھی ابتدائی بنیادی سطح پر کام کر رہے ہیں۔ اس پر ممبر موصوف نے کہا کہ یہ میونسپل کونسلر ہے اور پارٹی کا بھی عہدیدار ہے۔ گزشتہ پارلیمنٹ کے انتخاب میں Nomination List پر تھا۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے نئی مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نئی ''مسجد بیت النصر'' بہت خوبصورت عمارت ہے اور ایئرپورٹ سے آنے والوں کو اور موٹروے پر سفر کرنے والوں کو دُور سے نظر آنی شروع ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ اس کا شمار ناروے کی اہم عمارات میں ہونے لگے گا۔

ایک بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد ممبران پارلیمنٹ جو اس تقریب میں موجود تھے، انتہائی احترام کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ ہاؤس سے باہر تک چھوڑنے آئے اور الوداع کہنے سے قبل ان سب ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا اور باہر گاڑی تک چھوڑنے آئے اور گاڑی میں بٹھا کر اور حضور انور کو روانہ کر کے پھر واپس گئے۔

ممبر پارلیمنٹ Are Helseth نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ناروے کی تاریخ میں اور ہماری نیشنل پارلیمنٹ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ مسلمان خلیفہ نے ہماری پارلیمنٹ کا وزٹ کیا ہے اور ہمیں اس پر بہت فخر ہے اور اس وزٹ نے پارلیمنٹ کی تاریخ میں ایک نیا اضافہ کر دیا ہے۔

یہاں سے روانہ ہو کر دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت النصر میں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد بیت النصر میں لگائی گئی قرآن کریم کی نمائش کا معائنہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے مردانہ ہال کے اوپر گیلری میں قرآن کریم کی نمائش کا معائنہ فرمایا۔ یہ نمائش لجنہ اماء اللہ ناروے نے تیار کی ہے اور اس نمائش کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن کریم میں مذکور انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات اور واقعات کو عملی شکل میں ایک ماحول پیدا کر کے ظاہر کیا گیا ہے۔ اور پھر اس نبی علیہ السلام کے بارہ میں قرآن کریم کی آیات ایک چارٹ پر درج کر کے آویزاں کی گئی ہیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ پتھروں کی ایک پہاڑی بنا کر اس میں غار حراء دکھائی گئی ہے اور پھر اس کے اوپر ''اِقْرأ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ'' اور اس سے اگلی چند آیات درج کی گئی ہیں۔

اس نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پھر فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ناروے کی جماعتوں Holmlia حلقہ نور، Toyen، Bairoon، حلقہ Nasr، Stovner، Klofta اور Lorenskog سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔ مجموعی طور پر 45 فیملیز کے 221 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ سکول جانے والے بچوں اور بچیوں نے قلم حاصل کئے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النصر تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: پاکستان میں احمدیوں کی مذہبی مخالفت از صفحہ نمبر 16

اکسایا گیا۔ اطلاعات کے مطابق احمدیوں کی مخالفت کی اصل وجہ ایک رہائشی پلاٹ ہے اور اہل حدیث مولوی دوسری پارٹی کی مدد پر کمربستہ ہے۔

احمدی سکول ٹیچر کو ہراساں کرنے کا واقعہ

چک نمبر 55 گ ب جڑانوالہ: مکرمہ ناہید اختر صاحبہ اپنے گاؤں میں گورنمنٹ ہائی سکول میں پی ٹی سی استانی کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ اس گاؤں میں اہل سنت، اہل حدیث، جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت والے احمدیوں کی مخالفت اور دشمنی میں پیش پیش ہیں مگر مخالفت کی اس دوڑ میں پہلی پوزیشن تبلیغی جماعت کو ہی حاصل ہے۔ گاؤں کے گلی کوچوں میں احمدیت مخالف پوسٹر اور سٹیکر چسپاں ہیں اور بدبختی کی حد یہ ہے کہ گاؤں کے ایک نمایاں مقام پر بانی جماعت احمدیہ کا فوٹو مسخ کر کے آویزاں کیا گیا ہے اور اوباشوں نے اپنا رابطہ نمبر بھی ساتھ ہی درج کیا ہوا ہے۔

مکرمہ ناہید صاحبہ کے خلاف ایک بے بنیاد شکایت ہونے پر پوچھ گچھ کے لئے فیصل آباد اور جڑانوالہ سے ایک تفتیشی ٹیم پولیس کی ہمراہی میں گاؤں کے سکول آئی۔ طلبہ اور دیگر سٹاف ممبروں سے پوچھا گیا کہ یہ استانی نئے نبی کی آمد کے بارہ میں پڑھاتی ہے۔ اس ٹیم نے یہ تو بتایا کہ وہ ڈی سی او فیصل آباد کی طرف سے بھیجے گئے ہیں مگر یہ نہ بتایا کہ مکرمہ ناہید صاحبہ کی شکائیت کی کس نے ہے۔ مکرمہ ناہید صاحبہ کا یہ گمان کہ یہ سب سازشیں ان کی نوکری تباہ کرنے کے لئے ہیں، کچھ غلط بھی نہیں ہے۔

سرکاری حکام کا معاندانہ دورہ

چک 363 ای ب، وہاڑی: یہاں بھی زمینی حقائق احمدیوں کے خلاف ہی جا رہے ہیں۔ چند ہفتے قبل انتہا پسند مولویوں کو خوش کرنے کے لئے چک 245 ای بی کی احمدیہ مسجد سے کلمہ طیبہ مٹایا گیا، اس ''کامیابی'' کی شہہ پر مولوی تمام ضلع کی احمدیہ مساجد سے کلمہ مٹانے کی مہم کی تیاری کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی یہ ہے کہ چک 363 ای بی میں پولیس کی سپیشل برانچ کے ایک اے ایس آئی نے دورہ کیا اور لوگوں سے پوچھا کہ مسجد پر کلمہ اور دیگر آیات قرآنیہ کب لکھی گئیں؟ احمدیوں نے بتایا کہ یہ سب کچھ بہت عرصہ قبل، مسجد کی تعمیر کے وقت سے اسی طرح ہے۔ اس پولیس افسر نے احمدیوں کو بتایا کہ مولوی اس مسجد کے کلمہ کے خلاف میٹنگ کرنے اور حکام بالا کے سامنے واویلا مچانے میں مشغول ہیں۔

ایک قابل مذمت منصوبے کی ناکامی

راولپنڈی، یکم ستمبر: رات ساڑھے سات بجے ایک آدمی احمدیہ سنٹر راولپنڈی کے گیٹ پر آیا اور اندر گھسنے کی کوشش کی۔ جب اسے روک کر پوچھ گچھ کی گئی تو اس کے جوابات غیر تسلی بخش نکلے۔ تب وہ آدمی واپس مڑا اور ہولی فیملی ہسپتال کی طرف چلا گیا۔ اس مشکوک آدمی کے پاس ایک بیگ بھی تھا، ہسپتال کے قریب پہنچ کر اس آدمی نے اپنے بیگ سے کچھ نکال کر پھینکا جو غسل خانوں کے اوپر جا گرا۔ اس نے اپنا بیگ وہیں پھینکا اور ایک گاڑی آ کر اسے لے گئی۔

احمدی احباب نے تمام واقعہ پولیس کو بتا دیا۔ ایک مشکوک آدمی کی پہلے احمدیہ مسجد اور پھر ہولی فیملی ہسپتال آمد سے اس سازش کا علم ملتا ہے جو احمدیوں کے خلاف تیار کی گئی اور ناکامی کی صورت میں عیسائیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ مگر خوش نصیبی کی بات یہ ہے کہ یہ مجرمانہ سکیم وقتی طور پر ناکامی سے دوچار ہوئی۔

اس وقوعہ سے چند روز قبل، مولویوں نے ہولی فیملی ہسپتال کے قریب ایک ریلی نکالی اور احمدیوں کے خلاف بھی بدزبانی کی۔

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ (القرآن)

مدینہ (خبررساں ایجنسی) روزنامہ اوصاف لاہور نے اپنی 23 ستمبر کی اشاعت میں بتایا کہ سعودی عرب کے حاکم شاہ عبداللہ نے ایک عالمی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بہت سے اہم امور پر بات کی ہے۔ خبر ذیل میں درج کی جاتی ہے:

''اسلام اعتدال پسندی پر زور، دوسروں کو کافر قرار دینے سے روکتا ہے۔ شاہ عبداللہ

شدت پسندی، تعصب، دوسروں کو جان سے مار ڈالنے، دہشت گردی اور تباہی کے حربوں سے اسلام پھیلایا جاسکتا ہے نہ ہی اعلیٰ مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں۔ انتہا پسندی کا کوئی مذہب نہ ہی کوئی سرحد ہے۔ ہم صحیح راستوں سے ہٹنے والے گروہوں کا مسلسل تعاقب کرتے رہیں گے۔، خادم حرمین شریفین کا کانفرنس سے خطاب''

قارئین کرام! ماضی سے سبق سیکھنے کا راستہ ہر ایک کے لئے کھلا ہے۔ اس بات کے واضح شواہد موجود ہیں کہ 1974 میں سعودی عرب کے شاہ فیصل ہی تھے جنہوں نے تب کے وزیراعظم پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو اکسایا تھا کہ وہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ نیز یہی سعودی حکام سال 2007 تک تو نوشتہ دیوار پڑھنے سے قاصر اور محروم ہی نظر آتے ہیں جب انہوں نے جدہ میں کثیر تعداد میں احمدیوں کو عورتوں اور بچوں سمیت پابند سلاسل کر کے ناروا سلوک کیا اور ان کو اس عذاب میں صرف ان کے عقیدہ کی وجہ سے مبتلا کیا گیا تھا۔

شاہ عبداللہ کے یہ حکیمانہ اقوال سر آنکھوں پر۔ لیکن ساتھ ساتھ ہم یہ امید کر سکتے ہیں کہ شاہ کے اپنے ملک میں حکام ان کی باتوں پر کان دھریں گے، اور اب قول و فعل سے اپنے شاہ کی اطاعت کریں گے۔

احمدی پابند سلاسل

لاٹھیانوالہ کے چار احمدیوں، مکرم نصیر احمد صاحب، مکرم امیر احمد صاحب، مکرم امین احمد صاحب اور مکرم شاہد احمد صاحب کے خلاف ضلع فیصل آباد میں قتل کے الزام میں ایک بے بنیاد اور جھوٹا مقدمہ درج کیا گیا اور وہ گرفتار ہیں۔ کیونکہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ہونے والی فائرنگ کے دوران ایک راہ گیر مارا گیا تھا، دراصل ایک دفعہ احمدیوں کو غیر احمدیوں کی جانب سے مسلسل مخالفت اور دشمنی کے بعد اپنے دفاع میں جوابی فائرنگ کرنی پڑی تھی۔ پولیس ابھی تک یہ تعین کرنے سے قاصر ہے کہ مقتول کی ہلاکت احمدیوں کی گولی سے ہوئی ہے کہ غیر احمدیوں کی فائرنگ سے۔ جو بھی ہوا، فی الحال چار احمدی ماہ اکتوبر 2010 سے پولیس کی تحویل میں ہیں اور ان کی ضمانت بھی منظور نہیں کی جا رہی ہے۔

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ کے
47ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: ظہیر احمد کھوکھر۔مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ)

خدا کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ کو اپنا 47واں جلسہ سالانہ 26و27 مارچ 2011ء کو کیپ ٹاؤن میں جماعت کے مرکز میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ گزشتہ تین سال سے جلسہ سالانہ کا انعقاد کالج آف کیپ ٹاؤن کے وسیع ہال میں کیا جاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ نومبائعین اور زیرتبلیغ افراد کو شامل کیا جاسکے۔ہمسایہ ممالک لیسوتھو اور سوازی لینڈ سے بھی مربیان سلسلہ جلسہ میں شامل ہوئے۔

خدا کے فضل سے ساؤتھ افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں جماعت کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہونے والے اس الہام کی ایک روشن تصویر ہے کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ دنیا کے نقشہ پر کیپ ٹاؤن کا شہر افریقہ کا انتہائی جنوبی کنارہ ہے۔اور اس لحاظ سے آباد زمین کا کنارہ بھی ہے۔

26 مارچ بروز ہفتہ جلسہ کے پہلے روز کا آغاز جماعتی روایات کے مطابق باجماعت نماز تہجد سے کیا گیا جو مکرم داؤد صادق آرتھر صاحب مبلغ سلسلہ لیسوتھو نے پڑھائی۔

اجلاس اوّل دوپہر اڑہائی بجے منعقد ہوا جس میں Rondebosch علاقہ کے کونسلر اور ڈپٹی کونسلر خاتون تشریف لائیں (یہ خاتون اب علاقہ کی کونسلر منتخب ہوچکی ہیں)۔ Rondebosch میں ہمارا احمدیہ مرکز بھی واقع ہے۔

پہلے اجلاس کی صدارت خاکسار نے کی۔ تلاوت اور اس کے ترجمہ کے بعد مکرم جنرل سیکرٹری صاحب نے غیراز جماعت مہمانوں کی جلسہ میں شمولیت پر اُن کا شکریہ ادا کیا۔ افتتاحی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد اور جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ دوسری تقریر ''قبولیت دعا'' کے حوالہ سے مکرم نذیر ھارگے صاحب نے کی جبکہ تیسری تقریر ''اسلام اور قربانی کے فلسفہ'' کے موضوع پر مکرم عباس سلیمان صاحب مبلغ سلسلہ سوازی لینڈ نے کی۔

دوسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جو مکرم عباس سلیمان صاحب نے پڑھائی۔صبح ساڑھے دس بجے اجلاس کا آغاز تلاوت اور اُس کے ترجمہ سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت نیشنل سیکرٹری صاحب مال نے کی۔ پہلی تقریر ڈاکٹر عرفان ھارگے نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر نظام خلافت کے بارہ میں مکرم زید ابراہیم صاحب نے کی۔ پھر مکرم سیکرٹری صاحب امور خارجہ نے Langa علاقہ کے ایک کونسلر کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ یہ امر بھی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ ساؤتھ افریقہ میں لمبا عرصہ نسلی امتیاز کے قوانین کی وجہ سے مختلف رنگ والوں کے علاقے علیحدہ علیحدہ ہیں۔سفید فام باشندوں نے ہر شہر کا وسطی حصہ اپنے لئے مخصوص کر رکھا تھا اور اِن علاقوں میں سیاہ فام، انڈین یا یہاں کی colourd آبادی کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ یہاں ہر شہر میں سیاہ فام لوگوں کی آبادی علیحدہ ہے، انڈین کی علیحدہ ہے اور کلرڈ جو مختلف نسلوں کے ملے جلے لوگ ہیں، ان کی آبادی علیحدہ ہے۔ اگرچہ اب یہ قانون تو ختم ہوچکا ہے اور آبادیاں مل جُل رہی ہیں تاہم ابھی بھی بڑے پیمانے پر وہی پرانا رنگ نظر آتا ہے۔

Langa بھی ایک ایسی ہی آبادی ہے جو سیاہ فام لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔اگرچہ یہ آبادی شہر میں ہی ہے لیکن صرف سیاہ فام لوگوں کی ہے۔گزشتہ دوسالوں سے جلسہ سالانہ کے لئے اس علاقہ سے لوگ شمولیت کے لئے آرہے ہیں اور امسال ایک کونسلر نے بھی آنے پر آمادگی ظاہر کی۔لیکن اچانک کسی سیاسی مصروفیت کی وجہ سے نہ آسکے۔تاہم انہوں نے بہت عمدہ پیغام جلسہ کی کامیابی کے لئے بھیجا اور شمولیت نہ کرسکنے پر معذرت کی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر زیرتبلیغ اور نومبائعین کے لئے تھی جس کا موضوع تھا ''اسلام اور بانی اسلام اور تعلیمات کا تعارف''۔اسی دوران میئر بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے آئے۔اُن کی تقریر سے قبل اُن سے درخواست کی گئی کہ اُن چند بچوں کو ایوارڈز سے نوازیں جنہیں اپنے سکول میں نمایاں کارکردگی کی بنیاد پر انعامات دیئے جاچکے ہیں۔ بعد ازاں میئر موصوف نے اپنے خطاب میں جلسہ میں شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ مجھے جماعت کی سرگرمیوں کا بخوبی علم ہے۔انہوں نے اپنی پارٹی کے بعض ترقیاتی کاموں کا ذکر کیا اور خاص طور پر بار بار دعا کی درخواست بھی کی۔ میئر موصوف نے کھانا بھی شاملین جلسہ کے ساتھ کھایا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ پہلی تقریر مکرم ایان ایلم صاحب نے اسلام میں جانی قربانی کے عظیم مرتبہ پر کی۔ دوسری تقریر مکرم داؤد صادق آرتھر صاحب مربی سلسلہ لیسوتھو نے ''اسلام کی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات'' کے موضوع پر کی۔خاکسار نے اختتامی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں حقیقی نجات کی راہوں پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

❀❀❀❀❀

جماعت احمدیہ بوسنیا کے 9ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: وسیم احمد سروعہ۔مبلغ سلسلہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بوسنیا کو اپنا 9واں جلسہ سالانہ مورخہ 10/اپریل 2011ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی جو جماعت بوسنیا کے مرکزی سینٹر مسجد بیت الاسلام میں منعقد ہوا۔جلسہ بوسنیا کے مرکزی مہمان مکرم امیر صاحب جرمنی تھے جو مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جرمنی کے ساتھ جلسہ سے ایک دن قبل تشریف لائے تھے۔ اسی طرح مکرم مولانا جاوید اقبال ناصر مبلغ سلسلہ البانیہ چار دیگر افراد کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

صبح 10:20 بجے جلسہ کے آغاز سے قبل مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی نے ''لوائے احمدیت'' اور خاکسار نے بوسنیا کا جھنڈا لہرایا۔ اجتماعی دعا کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی کی زیرصدارت اجلاس اوّل کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور آیات کریمہ کے بوسنین ترجمہ کے بعد بوسنین زبان میں نظم پڑھی گئی۔ پھر خاکسار نے مہمانوں کو جلسہ سالانہ کی مختصر تاریخ سے آگاہ کیا۔اس اجلاس کی پہلی تقریر مقامی معلّم مکرم الورین ھاجی بوچ صاحب کی بوسنین زبان میں ''امن کے بارہ میں اسلامی تعلیم'' کے موضوع پر تھی۔ان کا تعلق سربیا سے ہے اور آج کل دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سرائیو میں مقیم ہیں۔دوسری تقریر مکرم مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مبلغ بوسنیا کی ''جماعت احمدیہ کے اعتقادات'' کے بارہ میں بوسنین زبان میں تھی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی تھی جس کا عنوان تھا ''اسلام اور دیگر مذاہب''۔اس کے بعد دوپہر کے کھانے کا وقفہ ہوا۔ اجلاس اوّل کی تمام کارروائی بوسنین زبان میں تھی جس کا انگریزی ترجمہ بھی مہیا کیا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کا آغاز نماز ظہر وعصر کی اجتماعی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی کی زیرصدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے بوسنین ترجمہ کے بعد خواتین کی طرف سے ایک نظم پیش کی گئی۔ پھر مکرمہ فاہریہ آودِچ صاحبہ نے خواتین کی طرف سے تقریر کی جس کا عنوان تھا ''مَیں احمدی کیسے ہوئی''۔ انہوں نے اپنے احمدی ہونے کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے اس راستہ میں پیش آنے والی مشکلات اور احمدیت کے نتیجہ میں ملنے والے انعامات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد مکرم ایمیر بیراموچ صاحب نے ''خلافت کی ضرورت'' کے عنوان سے تقریر کی۔ پھر درّثمین سے نعتیہ کلام اور اس کا بوسنین ترجمہ مکرم مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب نے پیش کیا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنے اختتامی خطاب میں مسلمان ممالک کی حالت کا ذکر کیا اور بوسنین قوم کی تعریف فرمائی کہ جنگ میں شدید نقصان اٹھانے کے بعد یہاں کے مسلمانوں نے کوئی بدلہ نہیں لیا۔انہوں نے اپنے دفاع میں جنگ کی اور جنگ کے بعد یہاں امن ہے۔ بوسنیا میں مکمل مذہبی آزادی بھی ہے، عیسائیوں کو چرچ بنانے اور یہودیوں کو بھی ہر قسم کی مذہبی آزادی دی گئی ہے۔اسلام کی حقیقی تعلیم کو دوسروں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ بوسنین زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔مکرم امیر صاحب کا خطاب انگریزی میں تھا جس کا بوسنین زبان میں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

آخر میں خاکسار نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔مکرم امیر صاحب جرمنی نے دعا کروائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔امسال جلسہ میں 146 افراد شامل ہوئے۔

✡✡✡✡✡✡✡

بورکینا فاسو میں دسویں فضل عمر تربیتی کلاس کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: واصف شہزاد۔مبلغ سلسلہ بورکینا فاسو)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو امسال دسویں فضل عمر تربیتی کلاس منعقد کروانے کی توفیق ملی۔اس دس روزہ تربیتی کلاس کا آغاز مؤرخہ 5 ستمبر کو ہوا اور 15 ستمبر تک جاری رہی۔ افتتاحی تقریب مؤرخہ 5 ستمبر کو صبح 10 بجے شروع ہوئی۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو مکرم توئے سیکو صاحب (Toe Seko) نے ایک مختصر سی تقریر کی جس کے بعد ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس مکرم سانو عمر صاحب (Sano Omar) نے کچھ مفید باتیں طلبہ کو بتائیں اور اس کے بعد مکرم دابو نے خالد صاحب معتمد خدام الاحمدیہ برکینا فاسو نے تمام طلبہ کو تربیتی کلاس کے قواعد وضوابط پڑھ کر سنائے اور پھر تربیتی کلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

کلاس میں 7 ریجنز کے 44 خدام شامل ہوئے۔

روزانہ دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوتا رہا۔پنجوقتہ نماز باجماعت کا بھی قیام کیا گیا۔ بعد نماز فجر و مغرب درس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔صبح نو بجے سے دوپہر 12:30 تک طلبہ کو باقاعدہ کلاس کی طرح پڑھایا جاتا رہا جس میں تعلیم القرآن ،حفظ قرآن ،حدیث ،فقہ ،ادعیۃ القرآن والرسول، کلام ،تاریخ اسلام و احمدیہ ،جماعتی لٹریچر اور موازنہ مذاہب کے پیریڈ شامل تھے۔تدریس کے فرائض مبلغین، معلمین اور خدام الاحمدیہ کے کچھ عہدداروں نے سرانجام دیئے۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ذہنی ورزش کے ساتھ ساتھ طلبہ کی صحت وتندرستی کے لئے عصر تا مغرب کا وقت کھیل کے لئے مخصوص کیا گیا جس میں فٹ بال کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

آخر میں طلبہ کو پڑھائے گئے نصاب کا تحریری امتحان بھی لیا گیا اور 15 ستمبر 2011 کو اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم خالد محمود شاہد صاحب امیر و مشنری انچارج برکینا فاسو تھے۔حسب روایت تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد مکرم سانو عمر صاحب ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے رپورٹ پیش کی اور پھر مکرم امیر صاحب نے طلبہ سے خطاب کیا۔آخر میں امتحان میں پہلی پانچ پوزیشن ہولڈرز میں انعامات تقسیم کئے گئے اور مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح دسویں فضل عمر تربیتی کلاس برکینا فاسو اختتام پذیر ہوئی۔الحمدللہ علی ذلک۔

ریجن کایا (Kaya) برکینا فاسو کے تحت فٹبال ٹورنامنٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو کے تحت مؤرخہ 31 اگست تا 18 ستمبر 2011 ایک فٹبال ٹورنامنٹ کروانے کی توفیق ملی۔

مؤرخہ 31 اگست کو ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب ہوئی۔مکرم ریجنل مشنری صاحب کایا کی تقریر کے بعد نگران انتظامی کمیٹی نے ٹورنامنٹ کے قواعد پڑھ کر سنائے اور پھر میچز کا آغاز ہوا۔ٹورنامنٹ میں ریجن کے مختلف گاؤں اور قصبوں سے کل 16 ٹیموں نے شرکت کی۔ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر کل 29 میچ کھیلے گئے جن میں ریجن بھر سے تقریباً 240 کھلاڑیوں نے شرکت کی۔18 ستمبر کو ٹورنامنٹ کے فائنل میچ میں کایا شہر کی ٹیم نے خدام الاحمدیہ کایا شہر کی ٹیم کو ہرا کر ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے آمین۔ میچ کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔اختتامی تقریب میں مہمان خصوصی ریجن کایا کے ایم این اے مکرم سایوبا ودراگو صاحب (Sayoba Ouedraogo) کے ساتھ شہر کے ڈپٹی میئر اور ہیڈ آف دی پولیس کایا شہر نے شرکت کی جنہوں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا۔

❀❀❀❀❀❀

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

حضرت اُسید بن حُضیر انصاریؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 جولائی 2009ء میں حضرت اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ کی سیرۃ سے متعلق ایک مضمون مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت اسیدؓ بن حضیر بن سماک قبیلہ اوس کی شاخ بنوعبدالاشہل سے تعلق رکھتے تھے۔ والد حضیر قبیلہ کے مشہور شہسوار اور رئیس تھے اور ''کتائب'' کے لقب سے مشہور تھے۔ اوس اور خزرج میں جو جنگیں آنحضرت ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہوئیں اُن میں حضیر نے اپنے قبیلہ کی قیادت کرکے فتح پائی تھی۔ ان کا مشہور قلعہ واقم تھا جہاں یہ قلعہ بند ہوئے اور جنگ بعاث میں مارے گئے۔ اپنے والد کے بعد اسید بن حضیر قبیلہ کے سرداروں میں سے تھے۔ نہایت ذہین صاحب عقل اور صائب الرائے انسان تھے۔ لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ تیراندازی اور تیراکی کے ماہر تھے۔ ان خوبیوں کی وجہ سے ''کامل''، یعنی ہرفن مولیٰ کا خطاب ملا۔

حضرت مصعبؓ جب مدینہ تشریف لائے اور حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے گھر میں قیام فرما کر مدینہ میں تبلیغ شروع کی تو اوس کے سردار حضرت سعدؓ بن معاذ نے اپنے چچازاد حضرت اسیدؓ سے کہا کہ آپ جاکر حضرت مصعبؓ کو اس بات سے روکیں کہ وہ ہمارے لوگوں کو بے وقوف نہ بنائے۔ چنانچہ اسیدؓ اپنا نیزہ لے کر حضرت مصعبؓ کی مجلس میں پہنچے اور انہیں بڑی سختی سے گھوم پھر کر تبلیغ کرنے سے منع کیا اور کہا اپنے گھر میں بیٹھے رہو۔ جو تمہارے پاس آئے اسے بے شک یہ تعلیم دو لیکن گھر گھر یہ پیغام پہنچانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مصعبؓ کو حضرت اسعدؓ بن زرارہ نے بتادیا تھا کہ یہ شخص قبیلہ کا سردار ہے۔ اگر آپ نے اسے زیر کرلیا تو سمجھو کہ یہ قبیلہ اسلام کی گود میں ہے۔ چنانچہ حضرت مصعبؓ نہایت محبت اور نرمی سے کہنے لگے آپ ایک بزرگ سردار ہو۔ ہماری بات سن کے تو دیکھو اگر بھلی لگے تو قبول کرنا ورنہ ردّ کردینا۔ حضرت اُسیدؓ واقعتاً بڑے زیرک انسان تھے اس لئے بیٹھ گئے۔ جب قرآن اور اسلام کی تعلیم معلوم ہوئی تو کہا کہ یہ تو بہت ہی حسین پیغام ہے۔ پھر کہا کہ میرا ایک بھائی اور بہت پیارا دوست قبیلہ کا سردار سعد بن معاذ ہے۔ اسے کسی طرح اسلام میں داخل کرو پھر یہ سارا قبیلہ اسلام میں داخل ہوجائے گا۔ چنانچہ حضرت اُسیدؓ کمال حکمت عملی کے ساتھ سعدؓ بن معاذ کو حضرت مصعبؓ کے پاس لے کر آئے اور حضرت مصعبؓ نے کمال دانشمندی اور حکمت سے محبت بھرے انداز میں ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا اور حضرت سعدؓ نے اسلام قبول کرلیا اور یوں حضرت اسیدؓ کے توسط سے نہ صرف اکیلے سعدؓ اسلام میں داخل ہوئے بلکہ ان کے مسلمان ہونے کے بعد شام تک ان کا تمام قبیلہ اسلام میں داخل ہوگیا۔

حضرت اسیدؓ عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے انصار میں جو بارہ سردار یا نقیب مقرر فرمائے تھے ان میں سے ایک حضرت اُسیدؓ بھی تھے جنہیں آپؐ نے بنی عبدالاشہل کا سردار مقرر فرمایا تھا۔ مواخات میں آنحضرتؐ نے حضرت اسیدؓ کا بھائی حضرت زیدؓ بن حارثہ کو بنایا۔

حضرت اُسیدؓ بدر میں شریک نہیں ہوسکے۔ جب آنحضرت ﷺ واپس تشریف لائے تو حضرت اسیدؓ نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کفار پر فتح عطا فرمائی اور آپؐ کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ میں اس غزوہ سے اس وجہ سے پیچھے رہ گیا میرا خیال تھا کہ اس میں صرف دشمن کے قافلہ سے مڈبھیڑ ہوگی۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ دشمن کے ساتھ مقابلہ ہے تو خدا کی قسم میں لازماً آپؐ کے ساتھ بدر کے میدان میں نکلتا اور ہرگز پیچھے نہ رہتا۔ رسول کریمؐ حضرت اسیدؓ کے اخلاص سے خوب واقف تھے فرمانے لگے تم نے بالکل سچ کہا ہے۔ پھر بعد کے غزوات میں حضرت اسیدؓ نے جہاد کا خوب حق ادا کیا۔ وہ احد میں آنحضور ﷺ کے شانہ بشانہ شریک ہوئے اور ثابت قدم رہتے ہوئے سات زخم کھائے۔ غزوۂ خندق میں دوسو سپاہیوں کے ساتھ خندق کا پہرہ دینے کی سعادت بھی آپؓ کو ملتی رہی۔

خندق کے موقع پر حضرت اسیدؓ نے ہی ان غطفانیوں کا یہ مطالبہ ردّ کرنے کا مشورہ دیا کہ مدینہ کی آدھی پیداوار ہمیں دے دو تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے۔

دوعرب سردار عامر بن طفیل اور زید جب مدینہ آئے اور مدینہ کی کھجور کے حصہ کا مطالبہ کیا تو اسیدؓ بن حضیر اپنا نیزہ ان کے سر میں ٹھوکنے لگے اور کہا اے لومڑو! یہاں سے چلے جاؤ۔ عامر نے کہا تم کون ہو؟ کہا اسید بن حضیر۔ وہ بولا حضیر کتائب؟ کہا: ہاں۔ وہ بولا تمہارا باپ تم سے بہتر تھا۔ حضرت اسیدؓ نے کہا میں تم سے اور اپنے باپ سے بہتر ہوں۔ کیونکہ میرا باپ حالت کفر میں مرگیا۔

حضرت اسیدؓ کو اہل بیت کے ساتھ بہت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ غزوہ بنومصطلق کے موقع پر جب رسولؐ اللہ واپس مدینہ تشریف لا رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا ہار گم ہوگیا۔ مسلمانوں کے پاس پانی نہیں تھا اور کوئی چشمہ بھی پاس نہ تھا نماز کا وقت ہوگیا، وضو کیلئے پانی میسر نہ تھا لوگ سخت حیران و پریشان تھے حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ کو ڈانٹنے لگے کہ آپ کا ہار گم ہونے کی وجہ سے مسلمان تکلیف میں ہیں۔ نماز پڑھنی ہے اور وضو کیلئے پانی میسر نہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر تیمّم کی آیات اتریں۔ اس پر حضرت اسید بن حضیرؓ نے کہا اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت تو نہیں۔ پہلے بھی ہم نے آپ کے ذریعہ بہت برکات پائی ہیں۔

صلح حدیبیہ کے بعد ابوسفیان نے ایک شخص کو آنحضرت ﷺ کے قتل کے لئے روانہ کیا۔ وہ مدینہ آکر رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پہنچا تو حضرت اسیدؓ نے کمال دانشمندی سے اس شخص کی حرکات کو پہچان لیا اور آنحضرت ﷺ نے بھی نشاندہی فرمادی کہ یہ شخص حملہ کے ارادہ سے آیا ہے۔ جونہی وہ شخص آگے بڑھا تو اسیدؓ نے اس کی لنگی کو کھینچا جس میں سے خنجر برآمد ہوا۔ اس نے حملے کی کوشش کی لیکن حضرت اسیدؓ نے اسے دبوچ لیا۔ حضرت اسیدؓ کی خوبیوں کی وجہ سے آنحضور ﷺ فرمایا کرتے تھے **نِعمَ الرَّجُلُ اُسَیْد** کہ اسید بن حضیر کتنا اچھا آدمی ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ حضرت اسیدؓ کہا کرتے تھے کہ میری تین حالتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک حالت بھی مجھ پر طاری رہے تو میں لازماً اپنے آپ کو اہل جنت میں سے شمار کروں۔ پہلی یہ کہ جب مَیں قرآن کی تلاوت کروں یا سنوں تو مجھ پر خشیّت کی جو حالت طاری ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے۔ دوسرے میری جو حالت نبی کریم ﷺ کا خطبہ سنتے ہوئے ہوتی ہے اور تیسرے جب میں کسی جنازہ میں شامل ہوں تو میری یہ حالت ہوتی ہے کہ گویا یہ جنازہ میرا ہے اور مجھ سے پرسش ہورہی ہے اگر یہ کیفیت بھی ہردم رہے تو لازماً میں اپنے آپ کو جنتیوں میں سے شمار کروں۔ اس بیان سے حضرت اسیدؓ کی خشیّت الٰہی کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ رسول اللہ کے ارشاد کی روشنی میں ہمیشہ یہ کیفیتیں طاری رہ ہی نہیں سکتیں ورنہ انسان فرشتے ہی ہوجائیں۔

حضرت اسیدؓ کو عبادت اور نماز سے گہری محبت تھی۔ اپنے محلّہ کی مسجد کے امام تھے۔ بیماری میں بھی نماز چھوڑنا آپ کے لئے دوبھر ہوتا تھا۔ بعض دفعہ ایسی بیماری بھی ہوئی کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنا مشکل تھا مگر پھر بھی مسجد آجاتے اور باجماعت نماز ادا کرتے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے تھے کہ اسید بن حضیرؓ ہم میں سب سے زیادہ خوش الحانی سے قرآن شریف کی تلاوت کرنے والے تھے۔

آپؓ صاحب کشف بھی تھے۔ ایک دفعہ آپؓ نے نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ مَیں تہجد کی نماز میں سورۃ بقرۃ کی تلاوت کررہا تھا کہ سامنے ایک سائبان نظر آیا جس میں روشنیاں اور قمقمے تھے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ''اے اسید بن حضیرؓ یہ تو فرشتے تھے جو خوش الحانی سے تمہاری تلاوت قرآن سن کر قریب آگئے تھے اور انہوں نے چراغوں اور قمقموں کا روپ دھار لیا تھا اگر تم قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہتے تو خواہ دن چڑھ جاتا ایک دنیا یہ نظارہ کرتی کہ تم تلاوت کررہے ہو اور آسمان سے ایک نور کا نزول ہورہا ہے اور قمقمے جگمگ کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں''۔ ان نورانی کیفیات کا ایک عجیب گہرا تعلق حضرت اسیدؓ کی زندگی کے ساتھ وابستہ نظر آتا ہے جس کا ذکر سورۃ انفال آیت 30 میں یوں ہے کہ ''اے مومنو! اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ایسا امتیازی نشان پیدا کردے گا اور ایسا نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں تم چلوگے''۔

حضرت اسیدؓ انصار کے سرداروں میں سے تھے بعض دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مشورہ کے لئے رات گئے تک حاضر رہتے۔ ایک ایسی ہی تاریک رات حضرت اسیدؓ اور حضرت عبادؓ بن بشر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب رات کی تاریکی میں واپس چلے تو یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ ایک روشنی اِن کی لاٹھیوں سے نکل رہی تھی جس میں راستہ دیکھ کر یہ اپنے گھروں میں پہنچے۔ آنحضرت ﷺ آپؓ کے ان روحانی فضائل کے باعث آپؓ کو دوسروں پر فضیلت دیتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کا بہت احترام کرتے تھے اور آپؓ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔ جب حضرت اسیدؓ کوئی رائے پیش کرتے تو حضرت ابوبکرؓ فرماتے کہ اب اس سے اختلاف مناسب نہیں اسید بن حضیر کی رائے آگئی ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی بیعت خلافت کے موقع پر بھی حضرت اسیدؓ نے غیرمعمولی اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ جب صحابہ سقیفہ بنوساعدہ میں جمع ہوئے اور خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ نے اپنی امارت کی بات کی تو اسیدؓ نے اوس قبیلے کو اکٹھا کرکے کہا کہ دیکھو خزرج والے سعد بن عبادہ کو امیر بناتے ہیں تو بناتے رہیں ہم سب بہرحال حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کریں گے۔ اور یوں آپؓ نے بیعت خلافت پر امّت میں وحدت قائم کرنے کی توفیق پائی۔

حضرت عمرؓ بھی آپؓ کا بہت احترام فرماتے اور دیگر انصار پر ان کو ترجیح دیتے تھے۔ آپؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں 20 ہجری میں ہوئی اور حضرت عمرؓ سے خاص تعلق محبت کی وجہ سے آپؓ نے یہ وصیت کی کہ میرے بعد کے وراثت کے امور عمرؓ ہی طے فرمائیں۔ حضرت عمرؓ نے بھی خوب یہ تعلق نبھایا خود جاکر ان کا جنازہ ان کے محلّہ بنوعبدالاشہل سے اٹھایا۔ جنازہ کو کندھا دیا۔ خود جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں تدفین کروائی۔ حالات دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ چار ہزار درہم ان پر قرض ہے ایک ہزار درہم سالانہ آمد ہوتی ہے۔ عام حالات میں ان کی زمین بیچ کر قرض ادا ہوتا مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اپنے بھائی کی جائیداد ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ چنانچہ آپ نے قرض خواہوں کو پیغام بھیجا کہ اگر میری مانو تو مہلت دے کر ایک ہزار سالانہ قرض کی قسط لینے کے لئے تیار ہوجاؤ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ انصار میں سے تین صحابہ ایسے تھے کہ ان جیسے صاحب فضیلت کسی اور صحابی کا ذکر انصار کے اوس قبیلے میں نہیں ملتا اور ان سب کا اوس قبیلے کی شاخ بنی عبدالاشہل سے تعلق تھا۔ ان میں ایک سعدؓ بن معاذ تھے دوسرے اسید بن حضیرؓ اور تیسرے عباد بن بشرؓ۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 رجنوری 2009ء میں شامل اشاعت مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

ربوہ کی سرزمین کو چوموں گا بار بار
ربوہ کی برکتوں نے ہی بخشا مجھے قرار
زیر زمیں جو سوئی ہیں ربوہ میں ہستیاں
روشن ہیں ان کے نور سے ربوہ کے برگ و بار
علم و عمل کا شہر ہے اور امن کا حصار
جاری ہیں چشمے فیض کے ربوہ کے ہر کنار
پھر کھل اٹھیں گے خوشیوں سے ربوہ کے بام وَدَر
آئے گا جب بھی لَوٹ کر ربوہ کا شہر یار
فضل عمر کی درد سے لبریز تھی دعا
ربوہ کو جس نے کر دیا اک شہر مرغزار

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

2nd December 2011 – 8th December 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 2nd December 2011

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat
00:30 Insight: recent news in the field of science.
00:45 Historic Facts
01:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 1st May 1995.
02:25 Tarjamatul Qur'an class: rec. 30th August 1995.
03:40 Journey of Khilafat
04:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
05:05 Jalsa Salana Ghana: concluding address delivered by Huzoor on 19th April 2008.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Historic Facts
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:00 Siraiki Service
08:50 Rah-e-Huda
10:25 Indonesian Service
12:00 Live Friday Sermon: delivered by Huzoor.
13:35 Zinda Log
14:00 Bengali Service
15:25 Real Talk
16:30 Friday Sermon [R]
18:00 MTA World News
18:30 Jalsa Salana Nigeria: an address delivered by Huzoor on 3rd May 2008.
19:30 Yassarnal Qur'an
20:00 Fiq'ahi Masa'il
20:45 Friday Sermon [R]
22:00 Insight: recent news in the field of science.
22:20 Rah-e-Huda

Saturday 3rd December 2011

00:00 MTA World News
00:10 Tilawat
00:25 International Jama'at News
00:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 2nd May 1995.
02:00 Fiq'ahi Masa'il
02:35 Friday Sermon: rec. on 2nd December 2011.
03:45 Seerat Sahaba Rasool (saw)
04:25 Rah-e-Huda
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:30 International Jama'at News
07:00 Al-Tarteel
07:30 Jalsa Salana Nigeria: concluding address delivered by Huzoor on 4th May 2008.
08:35 Question and Answer Session: recorded on 18th May 1984.
09:35 Friday Sermon [R]
10:50 Indonesian Service
12:00 Tilawat
12:05 Story Time: Islamic stories for children.
12:20 Al-Tarteel [R]
12:55 Live Intikhab-e-Sukhan
13:55 Bengali Service
15:00 Children's class with Huzoor.
16:20 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:15 Children's class [R]
19:30 Faith Matters
20:30 International Jama'at News
21:15 Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Sunday 4th December 2011

00:00 MTA World News
00:15 Friday Sermon: rec. on 2nd December 2011.
01:30 Tilawat
01:40 Dars-e-Malfoozat
02:00 Liqa Ma'al Arab: rec. on 3rd May 1995.
03:20 Friday Sermon [R]
04:35 Yassarnal Qur'an
05:00 Faith Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:50 Beacon of Truth
08:00 Faith Matters
09:00 Jalsa Salana United States: an address delivered by Huzoor on 21st June 2008.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 31st August 2007.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25 Zinda Log
13:00 Bengali Service
14:00 Friday Sermon [R]
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:25 Faith Matters [R]
17:30 Al-Tarteel
18:00 MTA World News
18:30 Beacon of Truth [R]
19:35 Real Talk
20:40 Attractions of Canada
21:10 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:30 Ashab-e-Ahmad

Monday 5th December 2011

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat
00:30 Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Qur'an
01:10 International Jama'at News
01:45 Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th May 1995.
02:55 Attractions of Canada
03:25 Friday Sermon: rec. on 2nd December 2011.
04:35 Ashab-e-Ahmad
04:55 Faith Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:00 MTA Variety
08:00 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 7th March 1999.
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon, delivered on 26th August 2011.
12:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:45 Zinda Log
14:15 Friday Sermon: rec. on 10th February 2006.
15:10 Mosha'irah [R]
16:10 Dars-e-Hadith [R]
16:20 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:25 Liqa Ma'al Arab: rec. on 11th May 1995.
22:35 International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15 Mosha'irah [R]
23:05 Friday Sermon [R]

Tuesday 6th December 2011

00:00 MTA World News
00:15 MTA Variety
01:15 Tilawat
01:35 Insight: recent news in the field of science.
01:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 11th May 1995.
03:00 Friday Sermon: rec. on 2nd December 2011.
04:00 Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 7th March 1999.
05:05 Foundation Stone Laying Ceremony: in Brussels.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Insight: recent news in the field of science.
06:40 MTA Variety
07:05 Yassarnal Qur'an
07:35 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:40 Question and Answer Session: rec. 28th May 1984.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 3rd December 2010.
12:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:45 Zinda Log
13:20 Insight: recent news in the field of science.
13:30 Bengali Service
14:35 Majlis Ansarullah UK Ijtema: opening address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
15:05 Yassarnal Qur'an
15:35 Historic Facts
16:25 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Beacon of Truth
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 2nd December 2011.
20:35 Insight: recent news in the field of science.
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15 Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
23:05 Real Talk

Wednesday 7th December 2011

00:10 MTA World News
00:25 Tilawat
00:40 Dars-e-Malfoozat
01:00 Yassarnal Qur'an
01:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 16th May 1995.
02:30 Learning Arabic
03:30 MTA Variety
03:55 Question and Answer Session: recorded on 28th May 1984.
04:55 Majlis Ansarullah UK Ijtema: opening address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
06:00 Tilawat & Dua-e-Mustaja'ab
06:45 Yassarnal Qur'an
07:10 Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
07:45 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00 Question and Answer Session: recorded on 8th December 1996. Part 2.
09:45 Indonesian Service
11:05 Swahili Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:55 Zinda Log
13:30 Friday Sermon: rec. on 3rd March 2006.
14:50 Bengali Service
16:00 Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:30 MTA Sports
16:55 Fiq'ahi Masa'il
17:30 Dua-e-Mustaja'ab [R]
18:00 MTA World News
18:20 Huzoor's Jalsa Salana Address
19:25 MTA Sports [R]
19:45 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:10 Real Talk
21:15 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:50 Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Thursday 8th December 2011

00:15 MTA World News
00:35 Tilawat
00:50 Dars-e-Hadith
01:00 Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th May 1995.
02:00 Fiq'ahi Masa'il
02:35 Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
03:15 Dua-e-Mustaja'ab
03:55 Friday Sermon: rec. on 3rd March 2006.
05:05 Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00 Tilawat
06:20 Beacon of Truth
07:15 Yassarnal Qur'an
07:40 Journey of Khilafat
08:05 Faith Matters
09:15 Seerat-un-Nabi (saw)
10:00 Indonesian Service
11:00 Pushto Service
12:00 Tilawat
12:20 Zinda Log
13:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 2nd December 2011.
14:05 Tarjamatul Qur'an class: rec. 31st August 1995.
15:25 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:15 Journey of Khilafat [R]
16:40 Yassarnal Qur'an [R]
17:00 Faith Matters
18:05 MTA World News
18:20 Jalsa Salana Canada: concluding address delivered by Huzoor on 29th June 2008.
19:25 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
20:10 Faith Matters
21:15 Beacon of Truth [R]
22:10 Tarjamatul Qur'an class [R]
23:35 Journey of Khilafat [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 Friday 25 November , 2011 Issue No. 47

پاکستان میں احمدیوں کی مذہبی مخالفت - چند جھلکیاں

ماہ ستمبر 2011ء

(چوتھی قسط)

ضلع حافظ آباد میں کالعدم تنظیموں کے کارکن کھلم کھلا مصروفِ کار

۞......ڈاہرانوالی ضلع حافظ آباد: ماہ ستمبر کے دوران اس قصبہ میں بھی احمدیوں کے لئے صورت حال خاصی تشویش ناک اور مخالفت والی ہی رہی۔ کیونکہ اہل حدیث مولویوں نے کالعدم تنظیموں، سپاہ صحابہ پاکستان اور جماعت الدعوۃ کے کارکنوں کی مدد سے یہاں ڈاہرانوالی اوراردگرد کے دیہات میں بسنے والے احمدیوں کے لئے فرقہ وارانہ کشیدگی اور فتنہ وفساد کا ماحول پیدا کررکھا ہے۔

اس ماہ کے آغاز میں، مولویوں نے احمدیوں کو ''توہین'' کا مجرم قرار دیتے ہوئے ان کے ''واجب القتل'' ہونے کی تحریروں سے سارے گاؤں کی دیواروں کو بھر دیا۔ لاؤڈ سپیکروں پر اعلان عام کئے گئے کہ احمدی کو قتل کرنے والا سیدھا جنت الفردوس کا راستہ پاتا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی تصویر کی بے حرمتی کی گئی، آپ علیہ السلام کی تصویر کو مسخ کرکے پمفلٹ تیار کئے گئے اور احمدیوں سمیت گاؤں کے سب گھروں اور گلیوں میں پھیلایا گیا۔

احمدی عہدیداروں نے ضلعی حکام اور پولیس انتظامیہ سے رابطہ کرکے اس معاملہ میں مداخلت کرنے کی درخواست کی۔ پولیس نے فریقین کو بلا کر توجہ دلائی کہ سب تحمل سے کام لیں اور امن وامان کو قائم رکھیں۔ اب احمدیوں نے تو اس پہلو سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی مگر کیا مخالفین احمدیت بھی کسی قانون کو مانتے ہیں؟ انہوں نے مورخہ 16 ستمبر کو ایک ریلی نکالی صرف اتنا فرق ضرور پڑا کہ لاؤڈ سپیکروں کا استعمال نہیں ہوا۔

پھر مورخہ 22 ستمبر کو اہل حدیث مولویوں نے، گاؤں ڈاہرانوالی کے بالکل وسط میں واقع اپنی مرکزی مسجد میں ایک جلسہ کیا۔ اس جلسہ کی مولویوں نے باقاعدہ اجازت حاصل کررکھی تھی اردگرد کے دیہات سے لوگوں نے رات گیارہ بجے تک جاری رہنے والی اس ''تقریب'' میں شمولیت اختیار کی۔ مولوی اسد آف گوجرانوالہ، مولوی اسامہ آف لاہور، مولوی وہاب آف حافظ آباد اور مولوی فیصل آف ڈاہرانوالی نے ہجوم کے سامنے تقاریر کیں۔ پولیس کی بھاری نفری موقع پر موجود رہی جس سے اس موقع پر امن ہی رہا مگر اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ جس نفرت اور فساد کا اس رات کھلم کھلا پرچار کیا گیا اس سے مستقبل قریب میں کوئی بھی ''پھول'' نہیں کھلیں گے؟؟ اُس رات مسجد کے منبر سے جو زہریلی بارش برسائی گئی وہ آنے والے دنوں میں کسی معصوم کو نہیں ڈسے گی؟؟

اب مذہبی مجنونوں نے گاؤں والوں سے پختہ وعدے لئے ہیں کہ اب وہ گاؤں کے مشترکہ قبرستان میں کسی بھی احمدی کو دفن نہیں ہونے دیں گے۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ احمدی بچوں کو اپنے سکولوں سے خارج کردیں اور یوں احمدی بچوں کا تعلیمی مستقبل تاریک کرنے میں ''کامیابی'' بھی حاصل کرلی۔

اطلاعات کے مطابق ڈاہرانوالی کے قریبی دیہات کوٹ حسن خان، ٹھٹھہ شمسہ اور کوٹ شاہ عالم میں احمدیت مخالفین نے ایسی ہی تکلیف دہ صورت حال پیدا کررکھی ہے۔ قصہ مختصر فسادیوں نے پورے ضلع حافظ آباد میں احمدیوں کے لئے زندگی خاصی مشکل بنا رکھی ہے۔

''قادیانی ہی پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی کررہے ہیں''

۞......لاہور۔10 ستمبر: قبل ازیں قارئین کے علم میں لایا جاچکا ہے کہ پاکستان کے الیکشن کمیشن نے مخلوط انتخابات کے اعلان کے باوجود احمدیوں کے لئے علیحدہ ووٹر لسٹیں جاری کررکھی ہیں۔ اس کی عملی شکل یہ ہے کہ جو کوئی بھی بطور مسلمان ووٹر اپنے ووٹ کا اندراج کروائے گا اس کو حلفیہ بیان پر دستخط کرنے ہونگے کہ وہ ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان رکھتا ہے اور احمدی نہیں ہے۔ اس لئے احمدیوں نے اس واضح تفریق اور متعصّبانہ فیصلے کی وجہ سے انتخابات میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

روزنامہ جنگ نے مورخہ 10 ستمبر 2011 کی اشاعت میں ایک تین کالمی رپورٹ کو جگہ دی جس میں ''ختم نبوت کے وکلاء اتحاد'' کے سربراہان کی اس تنقید کا تذکرہ تھا جو انہوں نے احمدیوں پر کی ہے کہ وہ کیوں پاکستان کے ''آئین'' میں غیر مسلم قرار پانے کے باوجود اپنی یہ حیثیت قبول نہیں کرتے ہیں؟؟ اخباری خبر ذیل میں درج کی جاتی ہے:

''آل پاکستان ختم نبوت لائرز فورم کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس ضلع کونسل ہال چنیوٹ میں 8 ستمبر بعد از نماز عشاء منعقد ہوئی جس میں ملک رب نواز ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ میں متفقہ قرارداد منظور کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار قادیانی اور لاہوری گروپ کو کافر قرار دیا تھا لیکن اس گروہ نے پاکستان کے اندر رہتے ہوئے اپنی اس آئینی کافرانہ حیثیت کو آج تک تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چوہدری کی توجہ اس طرف مبذول کرواتے ہوئے کہا کہ آئین پر عملدرآمد کروانا سپریم کورٹ کی ذمہ داری ہے لیکن آج تک قادیانیوں نے اپنا ووٹ ووٹر لسٹ میں درج نہیں کروایا۔ کیا ان کی یہ روش آئین کی سنگین خلاف ورزی نہیں ہے؟......''

دراصل اس فورم کو یہ امر خوشی اور تسکین مہیا کرنے سے قاصر ہے کہ احمدیوں کے خلاف تعصب اور تفریق والا سلوک روا رکھا جارہا ہے بلکہ یہ احمدیوں کو مزید سزائیں دلوانے کا خواہاں ہے کہ وہ اپنے ساتھ ہونے والے اس ظالمانہ سلوک کو قبول کیوں نہیں کررہے ہیں۔

گھر کے اندر نماز کی ادائیگی کی وجہ سے خطرات

۞......ساہواڑی، مغل پورہ لاہور۔12 ستمبر: حکام کی جانب سے روا رکھی جانے والی سختیوں کی وجہ سے احمدیوں کو نماز کے لئے مسجد میسر نہ ہے۔ اس پر مقامی احمدیوں نے مکرم بشیر احمد صاحب کے گھر پر نمازوں کی ادائیگی شروع کی تو مورخہ 12 ستمبر کو تقریباً پچاس اہلیان محلّہ آن ٹپکے۔ غصے سے بھرے ان لوگوں نے ہاتھوں میں ڈنڈے وغیرہ اٹھا رکھے تھے۔ رات کو آٹھ بجے گھر کے اندر نماز کی ادائیگی میں مصروف احمدیوں کو دھمکایا گیا کہ نماز باجماعت کے لئے اس جگہ جمع ہونا چھوڑ دیں اور اگر نمازیں ادا کرنی ہی ہیں تو اپنے اپنے گھروں میں ادا کرلیا کریں۔

ادائیگی نماز پر احتجاج کرنے والے ان تمام نوجوانوں کا تعلق مقامی آبادی سے تھا۔ اطلاعات کے مطابق ان شریروں کو اکسانے اور پشت پناہی کا ''فریضہ'' ''قریبی مسجد'' جامعہ مسجد حنفیہ غوثیہ'' کا امام قاری محمد اسحاق ادا کررہا ہے۔ جس نے موقع سے تو دور رہنے کا فیصلہ کیا مگر اپنے خطبات میں احمدیوں کو نشانہ بنانے اور شریروں کو اکسانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔

نفرت انگیز پروپیگنڈا

۞......سرگودھا: مولوی یوسف احمد لدھیانوی کا تحریر کردہ 24 صفحات پر مشتمل شر انگیز رسالہ بنام ''قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق'' عام تقسیم کیا گیا۔

۞......بہاولپور: نوجوان طالب علموں کو اکسانے کے لئے سکولوں اور کالجوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت اور شر سے بھرا، ایک صفحہ پر مشتمل، پمفلٹ تقسیم کیا گیا جس نے اپنی تاثیر دکھائی اور احمدی طالب علموں کی زندگی مشکلات سے بھر دی۔ اس پمفلٹ کا عنوان ہے:

''قادیانیوں کا دوست: مسلمان یا کافر؟؟''

متفقہ فتویٰ

اس پمفلٹ میں ان سات مولویوں کا دستخط شدہ فتویٰ بھی درج ہے جو دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث وغیرہ مکاتب فکر کی نمائندگی کرتے ہیں، اس میں درج ہے کہ کسی بھی احمدی سے تعلق رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اور تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے شخص کا بائیکاٹ کریں۔

۞......جماعت احمدیہ سے رابطہ رکھنے کے الزام میں پاکستان کے معروف سماجی کارکن مکرم عبدالستار ایدھی صاحب کو آج کل ان شریر مولویوں کے شدید دباؤ اور مخالفت کا سامنا ہے۔ دراصل جماعت احمدیہ ہر سال انسانی ہمدردی اور سماجی شعبہ میں غیر معمولی خدمات کے صلے میں دنیا بھر سے کسی ایک فرد یا ادارہ کو ایوارڈ سے نوازتی ہے۔ امسال یہ ایوارڈ مکرم ایدھی صاحب کے حصہ میں آیا۔ آپ خود موقع پر حاضر ہو کر ایوارڈ وصول نہ کرسکے تاھم آپ نے اپنے ایک نمائندہ کو تقریب میں بھیجا نیز موقع کی مناسبت سے ایک ویڈیو پیغام بھی ریکارڈ کروایا۔

پاکستان کے مذہبی دیوانوں نے اس موقع کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا اور اس حوالہ سے ایک پمفلٹ تیار کرکے ضلع بہاولپور میں تقسیم کیا۔ اس پمفلٹ میں مکرم ایدھی صاحب کی احمدیوں کو ''مسلمان'' سمجھنے پر مذمت کی گئی نیز دھمکی دی کہ آئندہ ایسے رابطے رکھنے پر وہ مسلمانوں کی امداد سے محروم کردیئے جائیں گے۔

متفرق مقامات سے تکلیف دہ خبریں

۞......بدوملہی، ضلع نارووال۔7 ستمبر: سنی اتحاد کی جانب سے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس کے مقررین میں حنیف ربانی از راولپنڈی، قاری محمد افضل از داتا زیدکا، اور جامعہ نعیمیہ لاہور سے سرفراز نعیمی کا بیٹا شامل تھے۔ مقررین نے بانی جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت بیہودہ اور غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے شاملین کانفرنس کو احمدیوں کے خلاف نفرت اور فساد پر اکسایا۔ یہ تقریب رات آٹھ بجے شروع ہوئی اور صبح چار بجے تک جاری رہی۔ نیز تین ہزار شاملین کانفرنس میں احمدیت مخالف زہریلا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

۞......اٹک: گزشتہ کئی برسوں سے اس ضلع کے معصوم احمدیوں کے لئے صورت حال مشکل سے مشکل تر ہوتی جارہی ہے۔ مولویوں کو کھلی چھوٹ حاصل ہیں کہ وہ لوگوں کو معصوم احمدیوں کی مذہبی دشمنی اور مخالفت پر اکساتے پھریں گزشتہ تین سالوں سے لگاتار سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ امسال 18 ستمبر کو ہونے والی کانفرنس کی تشہیر کاروباری اور رہائشی علاقوں میں بذریعہ بینرز اور پوسٹر کی گئی۔ ان مواقع پر جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت بے ہودہ اور فضول زبان کا کھلم کھلا استعمال کی جاتا ہے اور سرکاری حکام ان تقاریب میں شامل ہوکر صرف حکام بالا کیلئے رپورٹس تیار کرتے اور اپنا ریکارڈ ترتیب دیتے ہیں۔

۞......مغل پورہ، لاہور: مسجد حنیفہ جھلاروالی، شاہ کمال روڈ مغل پورہ کا ملاں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں بہت زیادہ سرگرم ہے۔ نمازوں کے اوقات میں نیز خطبہ جمعہ میں احمدیوں کے خلاف زہر افشانی کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا ہے۔ اس فسادی نے 2 ستمبر کو ''عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیوں کا ارتداد'' کے عنوان سے ایک زہریلا خطاب کیا اور حسب عادت بانی جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت غلیظ زبان کا استعمال کرتے ہوئے اپنے سامعین کو احمدیوں کو ستانے اور ان کی زندگی اجیرن بنانے کی راہ دکھاتا رہا۔ مسجد کے منبر پر کھڑے ہوکر احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دیا۔ جس کی احمدیوں نے متعلقہ حکام کو اطلاع کی مگر یہ فسادی مولوی پولیس کے نوٹس کے باوجود باز نہیں آیا اور مسلسل لاؤڈ سپیکر ایکٹ کی مسلسل خلاف ورزی کررہا ہے۔

۞......گوگیرہ، ضلع اوکاڑہ: معاندین احمدیت نے یہاں گلی کوچوں کو مخالفانہ تحریرات سے بھر دیا جن میں لوگوں کو احمدیوں کے خلاف بڑھکایا گیا، ان کا بائیکاٹ کرنے پر

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں